بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 50

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5/ربیع الثانی 1440 ہجری قمری • 13/فتح 1397 ہجری شمسی • 13/دسمبر 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

لِلَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّہِمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا وَاَزۡوَاجٌ مُّطَہَّرَۃٌ وَّرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ ؕ

(سورۃ ال عمران:16)

ترجمہ: ان لوگوں کیلئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے ربّ کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اور پاک کئے ہوئے جوڑے ہیں اور اللہ کی طرف سے رضوان ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/دسمبر 2018 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن ، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

دنیا سے اور اُس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ، قومی فخر مت کرو کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو

خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

اِن مولویوں پر افسوس اگر ان میں دیانت ہوتی تو وہ تقویٰ کی راہ سے اپنی تسلی ہر طرح سے کراتے اور خدا نے تو نیک روحوں کی تسلی کر دی مگر وہ لوگ جو ابوجہل کی مٹی سے بنے ہوئے ہیں وہ اُسی طریق کو اختیار کرتے ہیں جو ابوجہل نے اختیار کیا تھا ایک مولوی صاحب نے میرٹھ سے بذریعہ رجسٹری اطلاع دی ہے کہ امرت سر میں جلسہ ندوۃ العلماء ہے اِس جگہ آکر بحث کرنی چاہئے مگر واضح ہو کہ اگر ان مخالفین کی نیتیں نیک ہوتیں اور فتح و شکست کا خیال نہ ہوتا تو ان کو اپنی تسلی کرانے کے لئے ندوہ وغیرہ کی کیا ضرورت تھی ہم ندوہ کے علماء کو امرت سر کے علماء سے الگ نہیں سمجھتے ایک ہی عقیدہ ایک ہی جنس ایک ہی مادہ ہے۔ ہر ایک کو اختیار ہے کہ قادیان میں آوے مگر بحث کیلئے نہیں بلکہ صرف طلب حق کیلئے ہماری تقریر کو سنے اگر شک رہے تو غربت اور ادب کے طریق سے اپنے شکوک رفع کراوے اور وہ جب تک قادیان میں رہے گا بطور مہمان کے سمجھا جائے گا ہمیں ندوہ وغیرہ کی ضرورت نہیں اور نہ اُن کی طرف حاجت ہے یہ سب لوگ راستی کے دشمن ہیں مگر راستی دنیا میں پھیلتی جاتی ہے کیا یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان معجزہ نہیں کہ اُس نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں اپنے الہام سے ظاہر کر دیا تھا کہ لوگ تمہارے ناکام رہنے کے لئے بڑی کوشش کریں گے اور ناخنوں تک زور لگائیں گے مگر آخر میں تمہیں ایک بڑی جماعت بناؤں گا یہ اس وقت کی وحی الٰہی ہے جب کہ میرے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا پھر میرے دعویٰ کے شائع ہونے پر مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگائے آخر حسب پیشگوئی مذکورہ بالا یہ سلسلہ پھیل گیا اور اب آج کی تاریخ تک برٹش انڈیا میں یہ جماعت ایک لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ ندوۃ العلماء کو اگر مرنا یاد ہے تو براہین احمدیہ اور سرکاری کاغذات کو دیکھ کر بتلاوے کہ کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں۔ پھر جب کہ قرآن اور معجزہ دونوں پیش کئے گئے تو اب بحث کس غرض کے لئے؟

ایسا ہی اس ملک کے گدی نشین اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات میں ایسے دن رات مشغول ہیں کہ اُن کو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہیں۔ ان کی مجالس میں اگر جاؤ تو بجائے قرآن شریف اور کتب حدیث کے طرح طرح کے تنبورے اور سارنگیاں اور ڈھولکیاں اور قوّال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئیں گے اور پھر باوجود اس کے مسلمانوں کے پیشوا ہونے کا دعویٰ اور اتباع نبوی کی لاف زنی اور بعض ان میں سے عورتوں کا لباس پہنتے ہیں اور ہاتھوں میں مہندی لگاتے ہیں اور چوڑیاں پہنتے ہیں اور قرآن شریف کی نسبت اشعار پڑھنا اپنی مجلسوں میں پسند کرتے ہیں۔ یہ ایسے پرانے زنگار ہیں جو خیال میں نہیں آ سکتا کہ دور ہو سکیں تاہم خدائے تعالیٰ اپنی قدرتیں دکھائے گا اور اسلام کا حامی ہوگا۔

عورتوں کو کچھ نصیحت

ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں وہ تعدّد نکاح کے مسئلہ کو نہایت بری نظر سے دیکھتی ہیں گویا اُس پر ایمان نہیں رکھتیں ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں کہ جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آ جاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آ جائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہو جاوے اور مرد بھی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کر سکے تو ایسی صورت میں مرد کے قویٰ پر یہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے درحقیقت خدا کی شریعت نے انہیں امور پر نظر کر کے مردوں کے لئے یہ راہ کھلی رکھی ہے اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرا لیں جو طلاق کے قائم مقام ہے خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دوکان چل نہیں سکتی پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مردوں کے لئے ایسی پیش آ جاتی ہیں جن میں وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ دیکھو انجیل میں طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کر دیتے ہیں اُن کا کچھ ذکر نہ تھا اس لئے عیسائی قوم اس خامی کی برداشت نہ کر سکی اور آخر امریکہ میں ایک طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا اسواب سوچو کہ اس قانون سے انجیل کدھر گئی اور اے عورتو فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرّف کی محتاج نہیں اور اُس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں اگر عورت مرد کے تعدّد ازواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا تا شریعت ناقص نہ رہتی سو تم اے عورتو اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکھے بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جورو ئیں کر کے انصاف نہیں کرتا مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے مورد قہرِ الٰہی مت بنو ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضا و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضا و قدر کے قانون سے فائدہ اُٹھاؤ کیونکہ قضا و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آ جاتا ہے تقویٰ اختیار کرو دنیا سے اور اُس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو، خیانت نہ کرو، چوری نہ کرو، گلہ نہ کرو، ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 79 تا 81)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

جلسہ کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے، جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہئے
تبھی جلسہ میں شامل ہونے کا فائدہ ہوگا، تبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ کے انعقاد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے

یہ بالکل صحیح ہے کہ احمدی چاہے مہمان ہو یا میزبان اسے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے
لیکن جنہوں نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کیلئے پیش کیا ہے انہیں زیادہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے

ڈیوٹی دینے والے نماز باجماعت کا انتظام و اہتمام کریں، اگر ہماری نمازوں پر توجہ نہیں تو ہمارے سب کام بیکار ہیں

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں اور میزبانوں کو سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہئے

جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہئے تبھی جلسہ میں شامل ہونے کا فائدہ ہوگا۔ تبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ کے انعقاد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہمانوں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا ہے

کارکنان کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مہمانوں کا رویّہ جیسا بھی ہو، کام کرنے والوں نے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا ہے۔ اگر کبھی مہمان یا شامل ہونے والا کوئی فرد بھی غلط رویّہ اپنائے تو کارکن کا کام ہے کہ اپنے جذبات پر کنٹرول رکھے اور اُسی طرح اور اُسی رویّے سے اسے جواب نہ دے۔ جب ہر کارکن نے خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی خاطر ہی بعض مہمانوں کے غلط رویّے بھی برداشت کرنے پڑیں تو برداشت کریں تبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

کارکنوں کی طرف سے صبر اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہونا چاہئے

یہ بالکل صحیح ہے کہ احمدی چاہے مہمان ہو یا میزبان اُسے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ لیکن جنہوں نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے انہیں زیادہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اگر کارکنوں کی طرف سے صبر اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہوگا تو دوسرا خود ہی شرمندہ ہو جائے گا۔ پس ہر ڈیوٹی دینے والا ہر شعبہ میں جہاں وہ ڈیوٹی دے رہا ہے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے اور اسے ان دنوں میں ایک بہت بڑا چیلنج سمجھ کر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے۔

جلسہ کا ایک مقصد اپنی اخلاقی اور روحانی حالت بہتر کرنا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا کہ لوگوں سے اچھی اور نرم بات کیا کرو۔ یہ وہ بنیادی چیز ہے جو جھگڑوں کو ختم کرنے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کیلئے ضروری ہے۔ یہ اصول صرف خاص موقعوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کیلئے ہے اور جب انسان کو اس کی عادت پڑ جائے تو رنجشیں اور زیادتیاں کبھی ہو ہی نہیں سکتیں۔ پس میزبانوں اور مہمانوں کو یہاں بھی اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سامنے رکھنا چاہئے اور خاص طور پر ان دنوں میں تو ضرور اس پر عمل کریں کہ اس ماحول کو خاص طور پر سب نے مل کر خوشگوار بنانا ہے تا کہ جس مقصد کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ پورا ہو۔ اور وہ ہے اپنی اخلاقی اور روحانی حالت بہتر کرنا۔ اور یہی اخلاق یہاں آنے والے غیر لوگوں کو بھی اسلام کے اعلیٰ خُلق بتانے کا ذریعہ بنیں گے۔ ایک خاموش تبلیغ ہے۔ مہمان بھی اور کارکنان بھی یہ خاموش تبلیغ کر رہے ہوں گے۔

کارکنان کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہنی چاہئے

کارکنان خاص طور پر اس بات کو لازمی بنائیں کہ جیسا بھی کسی دوسرے کا سلوک ہو ان کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہنی چاہئے۔ اس ظاہری حالت کا اثر پھر دل پر بھی ہوتا ہے اور دل میں بھی کوئی سختی پیدا نہیں ہوگی اور جب دل میں بلاوجہ کی سختی پیدا نہیں ہوگی تو غلط فیصلے بھی نہیں ہوں گے جو بعض دفعہ جوش اور غصہ میں ہو جاتے ہیں۔

شاملین جلسہ یہ مقصد سامنے رکھیں کہ وہ محض اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اور اس کے دین کی باتیں سننے کیلئے جمع ہوئے ہیں

میں شاملین جلسہ سے بھی کہوں گا کہ جلسہ کے اتنے وسیع انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے رضا کاروں کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں۔ اس لئے اگر کہیں چھوٹی موٹی کمیاں اور کمزوریاں دیکھیں بھی تو صَرفِ نظر کریں اور ایک مقصد سامنے رکھیں کہ محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے دین کی باتیں سننے کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں اور جب یہ مقصد سامنے ہوگا تو کسی قسم کے شکوے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جن جن کمزوریوں کی نشاندہی ہو انہیں دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے

اگر کسی مہمان کو کسی ایک شعبہ میں کمی نظر آتی ہے یا جس طرح اس کا خیال ہے کہ اس کی مہمان نوازی ہونی چاہئے یا اس کا خیال ہے کہ اس کا حق ہے کہ اس کی مہمان نوازی اس طرح ہو اور وہ نہیں ہو رہی تو بجائے کارکنوں سے الجھنے کے صرف شعبہ کے انچارج کو لکھ دیں...... ہمارے جماعتی نظام کی یہی خوبی ہے اور ہونی چاہئے کہ جن جن کمزوریوں کی نشاندہی ہو انہیں دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

شاملین جلسہ ہر قسم کی فضول باتوں اور وقت کے ضائع کرنے سے پرہیز کریں اور جلسہ کے پروگراموں کو غور سے سنیں

شاملین جلسہ کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کا ایک حسن خلق یہ بھی ہے کہ مومن بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے اور یہ جلسہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالص للّٰہی جلسہ قرار دیا ہے اس میں تو ہر قسم کی فضول باتوں اور وقت کے ضائع ہونے سے پرہیز کرنا چاہئے اور جلسہ کے پروگراموں کو غور سے سنیں۔

مقررین کو غور سے سنیں سوائے اشد مجبوری کے جلسہ گاہ سے اٹھ کر نہ جائیں

مقررین آپ کی پسند کے ہیں یا نہیں لیکن تقریروں کے عنوان بہر حال ایسے رکھے جاتے ہیں جو ہر ایک کیلئے فائدہ مند ہوں اور ہر تقریر میں کوئی نہ کوئی بات ایسی ہوتی ہے جو کسی نہ کسی کے دل پر اثر کرتی ہے۔ اس لئے غور سے سنیں تو اثر بھی ہوگا۔ سوائے اشد مجبوری کے جلسہ گاہ سے اٹھ کر نہ جائیں۔

جلسہ کے پروگرام میں بھرپور حاضری ہونی چاہئے تا کہ بچوں اور نوجوانوں کو بھی جلسہ کی اہمیت کا اندازہ ہو

جلسہ کے دوران ہر پروگرام میں ایسی حاضری ہونی چاہئے تا کہ بچوں اور نوجوانوں کو بھی جلسہ کی اہمیت کا اندازہ ہو اور وہ بھی اپنے آپ کو دین کے ساتھ جوڑیں اور اس کیلئے کوشش کریں۔ آجکل کے دنیاداری کے ماحول میں بچوں اور نوجوانوں کو دین کی اہمیت کا احساس دلانا اور اس کے ساتھ جوڑنا والدین کا بہت بڑا اور اہم کام ہے اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ ہر ماں اور ہر باپ کو اس کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

خاص طور پر باجماعت نمازوں کا انتظام اور اہتمام ہونا چاہئے

باجماعت نمازوں کا انتظام اور اہتمام ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان بھی جو نمازوں کے اوقات میں فارغ ہیں یہاں آکر باجماعت نماز ادا کریں اور جو ڈیوٹی پر ہیں وہ ڈیوٹی ختم کر کے سب سے پہلے نماز ادا کریں۔ ڈیوٹی لگانے والی انتظامیہ یا انچارج جو ہیں ان کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ڈیوٹی بھی نمازوں کے اوقات کو سامنے رکھ کر لگائی جائے۔ یہ نہ ہو کہ ڈیوٹی کی وجہ سے نماز کا وقت چلا جائے۔ ایسی شفٹ ہونی چاہئے کہ بہرحال ایک شفٹ اور دوسری شفٹ کو نماز پڑھنے کا موقع مل جائے۔ اگر ہماری نمازوں پر توجہ نہیں تو ہمارے سب کام بیکار ہیں۔

جلسہ کی کامیابی کیلئے خاص طور پر دعا کریں

اللہ تعالیٰ سب کو جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان تمام باتوں اور ہدایات پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے جو ابھی میں نے دی ہیں یا آپ کے پروگراموں میں جو لکھی گئی ہیں۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ ان تمام ہدایات پر حاوی ایک بات ہے جو ہر ایک کیلئے فرض ہے اور انتہائی ضروری ہے اور وہ ہے دعا جلسہ کی کامیابی کیلئے خاص طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہم سب وہ فیض پانے والے ہوں جس کیلئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3/اگست 2018)

خطبہ جمعہ

’’ایک حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر سے فرمایا جو چاہے کرو، مَیں نے تمہاری مغفرت کر دی‘‘

اطاعت، اخلاص اور وفا کے پیکر بدری اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سنان بن ابی سنان، حضرت مھجع، حضرت عامر بن مخلد، حضرت حاطب بن عمرو بن عبد قیس عبد شمس، حضرت ابوخزیمہ بن اوس
حضرت تمیم مولیٰ خراش، حضرت منذر بن قدامہ، حضرت حارث بن حاطب، حضرت ثعلبہ بن زید، حضرت عقبہ بن وہب، حضرت حبیب بن اسود
حضرت عصیمہ انصاری، حضرت رافع بن حارث، حضرت رخیلہ بن ثعلبہ انصاری، حضرت جابر بن عبداللہ بن رئاب، حضرت ثابت بن اقرم بن ثعلبہ
حضرت سلمہ بن سلامہ، حضرت جبر بن عتیک، حضرت ثابت بن ثعلبہ، حضرت سہیل بن وہب، حضرت طفیل بن حارث، حضرت ابوسلیط اسیرہ بن عمرو
حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاری، حضرت سعد بن عثمان بن خلدہ انصاری، حضرت عامر بن امیہ، حضرت عمرو بن ابی سرح
حضرت عصمہ بن حصین، حضرت خلیفہ بن عدی، حضرت معاذ بن ماعص، حضرت سعد بن زید الاشہلی کی سیرِ مبارکہ کا تذکرہ

’’اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ہمیں بھی نیکیاں کرنے اور قربانیاں کرنے اور اخلاص و وفا کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے‘‘

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23 رنومبر 2018ء بمطابق 23 رنبوت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج سے پھر میں بدری صحابہ کا ذکر دوبارہ شروع کروں گا۔ پہلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سنان بن ابی سنان جو بنو اسد قبیلہ سے تھے اور بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر میں آپ نے حصہ لیا۔ غزوہ احد میں اور خندق میں اور حدیبیہ سمیت جتنی لڑائیاں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئیں ان تمام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ بیعت رضوان میں سب سے پہلے کس نے بیعت کی اس کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیعت کی اور بعض حضرت سلمہ الاکوع کا نام بیان کرتے ہیں لیکن واقدی کے نزدیک حضرت سنان بن ابی سنان نے سب سے پہلے بیعت کی۔ اور بعض کے نزدیک حضرت سنان کے والد نے سب سے پہلے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بہرحال تاریخ میں بیان ہوا ہے کہ بیعت رضوان میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی بیعت لینی شروع کی تو حضرت سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ہاتھ بڑھایا کہ میری بیعت لیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس چیز پر بیعت کرتے ہو۔ حضرت سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ جو آپؐ کے دل میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل میں کیا ہے؟ تمہیں پتہ ہے؟ صحابہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا بھی اثر تھا تو انہوں نے عرض کیا کہ فتح مند ہونا یا شہادت پانا۔ اس پر دوسرے لوگوں نے بھی کہنا شروع کر دیا کہ ہم بھی اسی بات پر بیعت کرتے ہیں جس پر حضرت سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت کرتے ہیں۔

(روض الانف، جلد 4، صفحہ 62، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (سیرۃ الحلبیۃ، جلد 3، صفحہ 26، باب ذکر مغازیہؐ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 69، سنان بن ابی سنانؓ ومن حلفاء بنی عبد شمس، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 561، سنان بن ابی سنانؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار مہاجرین صحابہ میں سے تھے۔ (سیرت ابن کثیر، صفحہ 280، اسماء اھل بدر حرف السین مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) (تاریخ الاسلام ووفیات المشاھیر والاعلام، جلد 3، صفحہ 371، دار الکتاب العربی بیروت 1993ء از مکتبۃ الشاملۃ)

طلیحہ بن خویلد نے دعویٰ نبوت کیا تو سب سے پہلے حضرت سنانؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھ کر خبر دی جو اس وقت بنو مالک پر عامل تھے۔ (تاریخ الطبری، جلد 3، صفحہ 245، سنۃ احدی عشرۃ......الخ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2002ء)

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت مھجع جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے۔ ان کے والد کا نام صالح تھا۔ غزوۂ بدر میں یہ سب سے پہلے شہید تھے۔ ان کا تعلق یمن سے تھا۔ شروع میں قیدی ہونے کی حالت میں یہ حضرت عمرؓ کے پاس لائے گئے۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے احسان کرتے ہوئے ان کو آزاد کر دیا۔ آپ اوّل المہاجرین میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ آپ اسلامی لشکر کے سب سے پہلے شہید تھے۔ دو صفوں کے درمیان تھے کہ اچانک ایک تیر آپ کو لگا جس سے آپ شہید ہو گئے۔ عامر بن حضرمی نے آپ کو شہید کیا تھا، اس کا تیر لگا تھا۔ حضرت سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت مھجع شہید ہوئے تو آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ **انا مھجع والی ربی ارجع**۔ کہ میں مھجع ہوں اور اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والا ہوں۔

حضرت مھجع ان لوگوں میں شامل تھے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ **وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ** (الانعام:53) اور تو ان لوگوں کو نہ دھتکار جو اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے صبح بھی پکارتے ہیں اور شام کو بھی پکارتے ہیں۔ انکے علاوہ اس میں مندرجہ ذیل اصحاب بھی شامل تھے۔ حضرت بلالؓ، حضرت صہیبؓ، حضرت عمارؓ، حضرت خبابؓ، حضرت عتبہؓ بن غزوان، حضرت اوسؓ بن خولی، حضرت عامرؓ بن فہیرہ۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 299 تا 300 مھجع بن صالحؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 268 مھجعؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (کنز العمال جلد 10 صفحہ 408 کتاب الغزوات حدیث 29985 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

اسکا مطلب یہ نہیں ہے نعوذ باللہ کہ یہ جو آیت نازل ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غریبوں کو دھتکارتے تھے۔ آپ کا پیار اور عزت اور احترام اور شفقت غریبوں کے لئے بے مثال اور غیر معمولی تھی جس کا ہمیں حدیثوں سے بھی، ان غرباء کے اپنے حوالوں سے بھی پتہ لگتا ہے۔ اس آیت میں اصل میں تو ان امیر لوگوں اور بڑے لوگوں کو جواب ہے جو یہ چاہتے تھے کہ ہمیں زیادہ عزت اور احترام دیا جائے اس پہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ میں نے تو رسول کو یہ کہا ہوا ہے اور یہ حکم ہے کہ غریب لوگ جو ذکر اور عبادت میں بڑھے ہوئے ہیں ان کی عزت اور احترام اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری دولت اور خاندانی عزت سے زیادہ ہے اور اللہ کا رسول تو وہی کرتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ اسے حکم دیتا ہے۔ پس اس آیت سے اصل میں تو ان امیروں کو یہ جواب دیا گیا جن کے خیال میں یہ تھا کہ ان کا مقام زیادہ بلند ہے کہ اللہ کے رسول کو تمہاری عزت اور تمہاری دولت کی کوئی پروا نہیں ہے۔ اس کو تو یہی لوگ پیارے ہیں۔

پھر حضرت عامر بن مخلد ایک صحابی تھے۔ ان کی والدہ کا نام عمارہ بنت خنساء تھا۔ ان کا تعلق خزرج کے قبیلے بنو مالک بن نجار سے تھا۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے اور احد کے دن یہ شہید ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 375 تا 376 عامر بن مخلدؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی تھے حضرت حاطب بن عمرو بن عبد شمس۔ ابو حاطب ان کی کنیت تھی۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عامر بن لُؤَیّ سے تھا۔ ان کی والدہ اسماء بنت حارث بن نوفل تھیں جو قبیلہ اشجع سے تھیں۔ حضرت سہیل بن عمرو، حضرت سلیط بن عمرو اور حضرت سکران بن عمرو آپ کے بھائی تھے۔ حضرت حاطب بن عمرو کی اولاد میں عمرو بن حاطب تھے۔ ان کی والدہ رَیطہ بنت علقمہ تھیں۔ (اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 662، حاطب بن عمروؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 309، حاطب بن عمروؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف آوری سے پہلے آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ سے اسلام لائے تھے۔ حبشہ کی سرزمین کی طرف دو دفعہ ہجرت کی اور ایک روایت کے مطابق ہجرت اولیٰ میں سب سے پہلے جو شخص ملک حبشہ میں آئے وہ حضرت حاطب بن عمرو بن عبد شمس تھے۔ جب آپؓ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو حضرت رفاعہ بن عبد المنذر جو حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر کے بھائی تھے ان کے گھر میں آپ اترے۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی حضرت سلیط بن عمرو کے ساتھ شریک تھے اور غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 309، حاطب بن عمروؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)، (سیرت ابن ہشام، صفحہ 117 تا 119، باب اسلام ابی بکر ومن معہ من السابقین مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سودہؓ بنت زمعہ کی شادی حضرت سلیط بن عمرو نے کروائی اور بعض کے

نزدیک حضرت ابوحاطب بن عمرو نے شادی کروائی اور اس وقت مہر جو باندھا گیا تھا وہ چار سو درہم تھا۔

اس شادی کی تفصیل طبقات الکبریٰ میں اس طرح درج ہے کہ حضرت سودہؓ کے خاوند اول حضرت سکران بن عمرو جو کہ حضرت حاطب بن عمرو کے بھائی تھے ان کی حبشہ سے مکہ واپسی پر مکہ میں وفات ہوگئی۔ جب حضرت سودہؓ کی عدت پوری ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نکاح کا پیغام بھجوایا۔ حضرت سودہ نے عرض کیا کہ میرا معاملہ آپؐ کے سپرد ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم میں سے کوئی مرد مقرر کریں کہ وہ آپ یعنی حضرت سودہ کی شادی مجھ سے کروائے۔ اس پر حضرت سودہ نے حضرت حاطب بن عمرو کو مقرر کیا۔ اس طرح حضرت حاطب نے حضرت سودہؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کروائی۔ حضرت سودہ حضرت خدیجہ کے بعد پہلی خاتون تھیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 661، باب ذکر ازواجہ سودہ بن زمعہؓ، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 8، صفحہ 42، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حدیبیہ کے مقام پر ہونے والی بیعت رضوان میں بھی یہ شریک تھے۔

(کتاب المغازی، جلد دوم، صفحہ 92، باب غزوہ حدیبیہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2004ء)

پھر ایک صحابی تھے حضرت ابوخُزیمہ بن اوس۔ ان کی والدہ کا نام عمرہ بنت مسعود تھا۔ حضرت مسعود بن اوس کے بھائی ہیں۔ حضرت مسعود بن اوس بھی جنگ بدر میں شامل ہوئے۔ انہوں نے غزوۂ بدر میں، احد میں اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ انکی وفات حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 373، ابوخزیمہ بن اوسؓ، مسعود بن اوسؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی حضرت تمیم مولیٰ خراش ہیں۔ حضرت تمیم حضرت خراش کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور حضرت خباب جو عتبہ بن غزوان کے آزاد کردہ غلام تھے ان کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ غزوہ بدر، احد میں انہوں نے شرکت کی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 429، تمیم مولیٰ خراشؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت منذر بن قدامہ ایک صحابی تھے۔ حضرت منذر بن قدامہ کا تعلق قبیلہ بنوغنم سے تھا۔ انہوں نے غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شرکت کی۔ علامہ واقدی کے مطابق ان کو بنوقینقاع کے قیدیوں پر مقرر کیا گیا تھا۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 6، صفحہ 172، منذر بن قدامہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 367، منذر بن قدامہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت حارث بن حاطب ایک بدری صحابی تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام اُمامہ بنت صامت تھا۔ آپ کا تعلق انصار قبیلہ اوس سے تھا۔ حضرت ثعلبہ بنت حاطب کے بھائی تھے۔ حضرت حارث بن حاطب اور حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر کے لئے جا رہے تھے کہ روحاء کے مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کو مدینہ کا حاکم جبکہ حضرت حارث بن حاطب کو قبیلہ بنوعمرو بن عوف کا امیر بنا کر مدینہ واپس بھجوا دیا۔ لیکن ان دونوں کو اصحاب بدر میں شامل فرماتے ہوئے مال غنیمت میں سے بھی حصہ دیا۔ حضرت حارث بن حاطب کو غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت بیعت رضوان میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ کیونکہ یہ تیار ہو کے جا رہے تھے اور ان کی پوری نیت تھی کہ بدر میں شامل ہوں گے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود اس کے کہ ان کو امیر مقرر کر کے واپس بھجوایا تھا لیکن ان کا شمار بدر میں شامل ہونے والوں میں کیا۔ غزوہ خیبر میں جنگ کے دوران ایک یہودی نے قلعہ کے اوپر سے تیر مارا جو کہ حضرت حارث بن حاطب کے سر پر لگا جس سے آپ شہید ہوگئے۔

(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 598، حارث بن حاطبؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 351، حارث بن حاطبؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ثعلبہ بن زید ایک صحابی تھے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوخزرج سے ہے۔ غزوۂ بدر میں یہ شامل ہوئے تھے۔ حضرت ثابت بن الجِذْع کے والد تھے۔ حضرت ثعلبہ بن زید کا لقب الجذع ہے۔ الجذع آپ کی مضبوطی قلب اور مضبوط عزم و ہمت کی وجہ سے کہا جاتا ہے یعنی جو مضبوط تنا، درخت کا تنا ہو اس کو بھی جذع کہا جاتا ہے اور چھت کا شہتیر اور بیم جو ہے اس کو بھی کہا جاتا ہے۔ بہر حال بڑے مضبوط دل کے مالک تھے اور مضبوط عزم و ہمت کے مالک تھے اس لئے ان کا لقب الجذع پڑ گیا۔ حضرت ثعلبہ بن زید کے متعلق اس کے علاوہ کوئی روایت محفوظ نہیں ہے۔

(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 467، ثعلبہ بن زیدؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 428، ثابت بن ثعلبہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)، (Arabic-English Lexicon by Edward William Lane part 2 page 396 librairie du liban 1968)

حضرت عقبہ بن وہب ایک صحابی تھے۔ حضرت عقبہ بن وہب کو ابن ابی وہب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ قبیلہ بنوعبد شمس بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ (اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 59، عقبہ بن وہبؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 70 عقبہ بن وہبؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

مدینہ میں یہود کا ایک وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تبلیغ کی جس کا انہوں نے کھلے طور پر انکار کیا۔ اس پر جن صحابہ نے انہیں اس کھلے انکار پر ملامت کی ان میں حضرت عقبہ بن وہب بھی شامل تھے۔ چنانچہ یہ واقعہ اس طرح ملتا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نعمان بن اَضا، بحری بن عمرو اور شائس بن عدی آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بات چیت کی اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا، اسلام کی دعوت دی۔ اور اس کے عذاب سے انہیں ڈرایا جس پر انہوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں آپ کس بات سے ڈراتے ہیں؟ ہم تو اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔ جس طرح نصاریٰ نے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ۔ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ۔ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ۔ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۔ (المائدہ: 19) اور یہود اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔ تو کہہ دے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے۔ نہیں بلکہ تم ان میں سے ہو جن کو اس نے پیدا کیا محض بشر ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے اور آخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ابن اسحاق کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہود کے گروہ کو قبول اسلام کی دعوت دی اور انہیں اس کی طرف ترغیب دلائی اور غیر اللہ کے معاملہ میں اللہ کی سزا کے متعلق انہیں ڈرایا تو انہوں نے نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلکہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم کا انکار کیا۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل، حضرت سعد بن عبادۃ اور حضرت عقبہ بن وہب نے انہیں کہا اے گروہِ یہود اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم تم جانتے ہو کہ وہ رسول اللہ ہیں۔ تم خود ہمارے سامنے ان کی بعثت سے پہلے اس کا تذکرۃ کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے ان کی صفات بیان کیا کرتے تھے اس پر رافع بن حُرَیملہ اور وہب بن یہوذا نے کہا کہ ہم نے تو تمہیں یہ نہیں کہا۔ اور نہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی کتاب نازل کی ہے نہ کرنی ہے۔ اور نہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے بعد کوئی بشارت دینے والا اور نہ ہی کوئی ڈرانے والا بھیجا ہے نہ بھیجنا ہے۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 265 تا 266، باب ما نزل فی المنافقین ویھود، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

گویا کہ وہ لوگ صاف مکر گئے حالانکہ توریت میں یہ پیشگوئیاں موجود ہیں۔ یہی حال آجکل کے بعض مسلمان علماء کا ہے جو مسیح موعود کو ماننے سے انکاری ہیں۔ پہلے آنے کا شور مچاتے تھے اب کہتے ہیں کسی نے نہیں آنا۔

پھر ایک صحابی حضرت حبیب بن اسود ہیں۔ حضرت حبیب بن اسود بن سعد انصار کے قبیلہ بنوحرام کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ جنگ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ کا ذکر خبیب کے نام سے بھی ملتا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 429، حبیب بن الاسودؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)، (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 2، صفحہ 18، حبیب بن سعدؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)، (اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 671، حبیب بن الاسودؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر حضرت عُصَیمہ انصاری ایک صحابی تھے۔ حضرت عُصَیمہ کا تعلق قبیلہ بنواشجع سے تھا۔ بنوغنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر اور احد اور خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ آپ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے دور میں وفات پائی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 377، عصیمۃؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت رافع بن حارث ایک صحابی تھے۔ ان کا نام رافع بن حارث بن سواد ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ غزوہ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت رافع بن حارث کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حارث تھا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 373، رافع بن الحارثؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت رُخَیلہ بن ثعلبہ انصاری ایک بدری صحابی تھے۔ ان کا نام بھی مختلف طریقوں سے بیان کیا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں رُخَیلہ بعض رُجَیلہ اور رُحیلہ وغیرہ۔ آپ کے والد کا نام ثعلبہ بن خالد تھا۔ غزوہ بدر اور احد میں یہ شریک ہوئے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی ایک شاخ بنوبیاضہ سے تھا اور آپ جنگ صفین میں حضرت علی کے ہمراہ تھے۔

(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 273، رخیلۃ بن ثعلبۃؓ، جلد 1، صفحہ 509، جبلۃ بن ثعلبۃؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 450، رخیلۃ بن ثعلبۃؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت جابر بن عبداللہ بن رئاب ایک صحابی تھے۔ حضرت جابر کو ان چھ آدمیوں میں بیان کیا جاتا ہے جو انصار میں سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ حضرت جابر بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، ساتھ شامل ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں بھی بیان کی ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 431، جابر بن عبداللہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

بیعت عقبہ اولیٰ میں انصار میں سب سے پہلے جو اسلام لائے وہ یہی ہیں۔ انصار کے چند لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقبہ اولیٰ کی رات جب ملاقات ہوئی تو آپ نے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو اس کے بعد انہوں نے پوری تفصیل اپنی بیان کی اور یہ قبیلہ بنونجار کے چھ آدمی تھے۔ اسعد بن زُرارہ اور عوف بن حارث بن رفاعہ بن عفراء اور رافع بن مالک بن عجلان اور قطبہ بن عامر بن حدیدۃ اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید اور جابر بن عبداللہ بن رئاب۔ یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ جب یہ لوگ مدینہ آئے تو انہوں نے مدینہ والوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور پھر وہاں تبلیغ کی۔

(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 492، جابر بن عبداللہ بن رئابؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت ثابت بن اقرم بن ثعلبہ ایک بدری صحابی تھے۔ ان کا نام حضرت ثابت بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان تھا۔ انصاری قبیلہ بنوعمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ آپ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ (الاستیعاب، جلد 1، صفحہ 199، ثابت بن اقرمؓ، مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو عاصم بن عدی کو مسجد دی کہ وہ اس میں اپنا گھر بنائیں مگر عاصم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس مسجد کو گھر نہیں بناؤں گا جس میں اللہ تعالیٰ نے جو اتارنا تھا اس کو اتارا ہے۔

البتہ آپ اس کو ثابت بن اقرم کو دے دیں کیونکہ اس کے پاس کوئی گھر نہیں ہے تو آپؐ نے حضرت ثابت بن اقرم کو یہ جگہ عطا فرما دی۔ ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 5، صفحہ 677، باب ذکر امر مسجد الضرار...... الخ، مطبوعہ القاہرہ 1992ء)

غالباً یہ جگہ جو دی تھی وہ مسجد کا حصہ ہو گی یا اس کے قریب ترین جگہ ہو گی اور کسی وقت میں وہاں نمازیں بھی پڑھی جاتی ہوں گی بہرحال ترجمہ کرنے والوں نے جو ترجمہ کیا ہے میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔ بعض باتوں کی وضاحت ہوتی ہے اس لئے ریسرچ سیل والے جو یہ نوٹس بھجواتے ہیں اس کو ذرا تحقیق کر کے صحیح طرح بھیجا کریں۔ صرف سکول کے بچوں کی طرح ترجمے نہ کر دیا کریں۔

پھر جنگ موتہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کے بعد اسلامی جھنڈا حضرت ثابت بن اقرم نے اٹھایا اور کہا کہ اے مسلمانوں کے گروہ! اپنے میں سے کسی ایک شخص کو اپنا سردار مقرر کرو۔ لوگوں نے کہا ہم آپ کو مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اس پر لوگوں نے حضرت خالدؓ بن ولید کو اپنا سردار مقرر کر لیا۔ ابن ہشام کی سیرۃ النبیؐ میں اس کا ذکر ہے۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 533، باب ذکر غزوہ موتہ...... الخ، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

تاریخ میں آتا ہے کہ جنگ موتہ کے موقع پر جب مسلمانوں نے دشمن کا لشکر دیکھا تو اس کی تعداد اور ساز و سامان کو دیکھ کر انہوں نے گمان کیا کہ اس لشکر کا کوئی مقابلہ نہیں۔ تو حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے جنگ موتہ میں شرکت کی۔ جب دشمن ہمارے قریب آیا تو ہم نے دیکھا کہ تعداد، اسلحہ، گھوڑوں اور سونے اور ریشم وغیرہ میں اس کا مقابلہ کرنا کسی کے بس میں نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر میری آنکھیں چندھیا گئیں۔ اس پر حضرت ثابت بن اقرم نے مجھ سے کہا کہ اے ابو ہریرہ! تیری حالت ایسی لگتی ہے جیسے تو نے کوئی بہت بڑا لشکر دیکھ لیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے کہا ہاں۔ اس پر حضرت ثابت نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ بدر میں شامل نہیں ہوئے۔ ہمیں وہاں بھی کثرت تعداد کے ذریعہ فتح نہیں ملی تھی۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 6، صفحہ 148، باب فی سریۃ موتہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1993ء)

بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملی تھی اور یہاں بھی یہی ہوگا۔

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ آپ مرتدین کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید لوگوں کے مقابلہ پر روانہ ہوتے وقت اگر اذان سنتے تو حملہ نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو حملہ کر دیتے۔ جب آپؓ اس قوم کی طرف پہنچے جو بُزاخہ مقام میں تھی تو آپ نے حضرت عکاشہ بن محصن اور حضرت ثابت بن اقرم کو مخبر بنا کر بھیجا کہ دشمن کی خبر لائیں اور وہ دونوں گھوڑوں پر سوار تھے۔ حضرت عکاشہ کے گھوڑے کا نام الزرام تھا اور حضرت ثابت کے گھوڑے کا نام المحبر تھا۔ بہرحال ان دونوں کا سامنا طلیحہ اور اس کے بھائی سلمہ سے ہوا۔ یہ انہی کی طرح مخبری کرنے کیلئے آگے آئے ہوئے تھے، اپنے لشکر سے آگے آئے ہوئے تھے۔ طلیحہ کا سامنا حضرت عکاشہ سے ہوا اور سلمہ کا حضرت ثابت سے۔ اور یہ جو بھائی تھے ان دونوں نے ان دونوں صحابہ کو شہید کر دیا۔ ابو واقد لَیثی سے ایک روایت ہے کہ ہم دو سو سوار لشکر کے آگے آگے چلنے والے تھے اور زید بن خطاب ہمارے امیر تھے اور ثابت اور عکاشہ ہمارے آگے تھے۔ جب ہم لوگ ان کے پاس سے گزرے تو ہمیں یہ منظر شدید ناگوار گزرا۔ (ان کی شہادت کے بعد جب پیچھے سے یہ لشکر گزرا۔) حضرت خالدؓ اور باقی مسلمان ہمارے پیچھے تھے۔ ہم ان مقتولوں کے پاس کھڑے رہے، یہ جو شہید ہوئے تھے یہاں تک کہ حضرت خالدؓ آئے اور ان کے حکم سے ہم نے ثابت اور عکاشہ کو ان کے خون آلود کپڑوں میں وہیں دفن کر دیا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 355 تا 356، ثابت بن اقرمؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

روایت میں آتا ہے کہ جب طلیحہ مسلمان ہوئے تو حضرت امیر المومنین عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے محبت نہیں کروں گا تم دو مسلمان حضرت عکاشہ اور حضرت ثابت بن اقرم کے شہید ہونے کی وجہ ہو۔ یہ شہید کرنے والے جو تھے بعد میں مسلمان بھی ہو گئے تو ان کو حضرت عمرؓ نے یہ جواب دیا کہ تمہارے سے محبت نہیں مجھ کو ہو سکتی کیونکہ تم دو مسلمانوں کو شہید کرنے والے ہو۔ اس پر طلیحہ نے کہا کہ یا امیر المومنین! ان کو تو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں سے عزت عطا فرمائی ہے۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 8، صفحہ 580 تا 581، کتاب الاشربۃ باب قتال اھل الردۃ ...... الخ، حدیث 17631، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

انکی کوئی اولاد نہیں تھی۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت ثابت کو طلیحہ نے بارہ ہجری میں بُزاخہ کے مقام پر شہید کیا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 355 تا 356 ثابت بن اقرمؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت سلمہ بن سلامہ بدری صحابی تھے۔ انصاری تھے اور قبیلہ اوس کے خاندان بنو اشہل سے ان کا تعلق تھا۔ جب مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی تو آپ ان اولین لوگوں میں سے تھے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔

(سیر الصحابہ، جلد 3، صفحہ 391، سلمہ بن سلامہؓ، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 2004ء)

آپ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں شامل ہوئے اور نیز آپ کو بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو اپنے دورِ خلافت میں یمامہ کا حکمران مقرر فرمایا۔ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 523، سلمۃ بن سلامۃؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

عمر بن قتادہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمہ بن سلامہ اور حضرت ابو سبرۃ بن ابی رُھم کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی لیکن ابن اسحاق کے نزدیک سلمہ بن سلامہ اور حضرت زبیر بن العوام کے درمیان مؤاخات قائم ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 335، سلمۃ بن سلامۃؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آپ اپنے بچپن کا ایک واقعہ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب کہ میں چھوٹی عمر کا تھا اور اپنے خاندان کے چند آدمیوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک یہودی عالم وہاں آ گیا اور اس نے ہمارے سامنے قیامت اور حساب اور میزان اور جنت اور دوزخ کا ذکر شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ مشرک اور بت پرست جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ آپ کے خاندان کے لوگ چونکہ بت پرست تھے اس لئے وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے تھے کہ مرنے کے بعد لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ ان لوگوں نے اس یہودی عالم سے پوچھا کہ کیا واقعی لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ اور اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے۔ آخرت کی زندگی کا ان کو کوئی تصور نہیں تھا۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے پوچھا کہ اس کی نشانی کیا ہے؟ اس پر اس نے مکہ اور یمن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس جگہ سے ایک نبی آئے گا۔ اس پر ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ کب آئے گا؟ تو اس نے میری طرف اشارہ کیا۔ کہتے ہیں میں بچہ تھا، چھوٹا تھا میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس لڑکے نے عمر پائی تو یہ ضرور اس نبی کو دیکھے گا۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کو کچھ سال ہی گزرے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی ہمیں اطلاع ملی اور ہم سب ایمان لے آئے، یہ جو بت پرست تھے آگ پرست تھے سب ایمان لے آئے۔ کہتے ہیں اس وقت وہ یہودی عالم بھی زندہ تھا مگر حسد کی وجہ سے وہ ایمان نہیں لایا اور ہم نے اس کو کہا کہ تم ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبریں سنایا کرتے تھے اب خود ہی ایمان نہیں لائے۔ اس پر اس نے کہا کہ یہ وہ نبی نہیں ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ آخر وہ شخص اسی طرح کفر کی حالت میں مر گیا۔

حضرت عثمان کے زمانے میں جب فتنوں نے سر اٹھایا تو آپ نے عزلت نشینی اختیار کر لی اور اپنے آپ کو عبادت الٰہی کیلئے وقف کر دیا۔

(رحمت دارین کے سو شیدائی، صفحہ 574 تا 576، طالب الہاشمی البدر پبلیکیشنز لاہور 2003ء)

یعنی کہ گوشہ نشین ہو گئے کیونکہ فتنے اس وقت کافی بڑھ رہے تھے اور صرف عبادت الٰہی کیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں 34 ہجری میں وفات ہوئی بعض کہتے ہیں 45 ہجری میں وفات ہوئی۔ ان کی عمر 74 سال تھی جب ان کی وفات ہوئی اور مدینہ میں ہی وفات ہوئی۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 125، سلمۃ بن سلامۃ بن وقش، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

پھر حضرت جبر بن عتیک ایک بدری صحابی تھے۔ غزوہ بدر اور تمام غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ شریک تھے۔ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک وہیں رہے۔ حضرت جبر بن عتیک کی کنیت عبداللہ تھی۔ اولاد میں دو بیٹے عتیک اور عبداللہ اور ایک بیٹی ام ثابت تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبر بن عتیک اور خباب بن الارت کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ فتح مکہ کے موقع پر بنو معاویہ بن مالک کا جھنڈا آپ کے پاس تھا۔ حضرت جبر بن عتیک کی وفات 61 ہجری میں یزید بن معاویہ کی خلافت میں اکہتر سال کی عمر میں ہوئی، دَور میں کہنا چاہئے خلافت نہیں تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 357، جبر بن عتیک، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

ایک صحابی کا نام حضرت ثابت بن ثعلبہ تھا۔ ان کو ثابت بن جزع بھی کہا جاتا ہے۔ ستر انصار کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے۔ غزوۂ بدر، احد اور خندق، حدیبیہ اور خیبر اور فتح مکہ اور غزوہ طائف میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ غزوہ طائف شہید ہوئے۔ حضرت ثابت اپنے والد حضرت ثعلبہ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 428 تا 429، ثابت بن ثعلبۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)، (اسد الغابۃ، جلد 1، صفحہ 324، ثعلبۃ بن الحارث، دار الفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)

پھر ایک صحابی حضرت سہیل بن وہب ہیں۔ ان کا نام حضرت سہیل بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر قریشی تھا۔ انکی والدہ کا نام دعد تھا مگر وہ بیضاء کے نام سے مشہور تھیں۔ اس لئے آپ بھی ابن بیضاء کے نام سے مشہور ہوئے۔ چنانچہ کتب میں آپ کا نام سہیل بن بیضاء بھی ملتا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو فِہر سے تھا۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 162، سھل بن بیضاء القرشی، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)، (اسد الغابۃ، جلد 2، صفحہ 344، ثعلبۃ بن الحارث، دار الفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)

ابتدائی زمانے میں یہ اسلام لائے۔ اسلام لانے کے بعد حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ وہاں عرصہ تک مقیم رہے۔ جب اسلام کی اعلانیہ تبلیغ ہونے لگی تو مکہ واپس آ گئے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدینہ گئے۔

(سیر الصحابہؓ، جلد 2، صفحہ 577، سھیل بن بیضاء، دار الاشاعت کراچی)

حضرت سہیل کے ساتھ ان کے دوسرے بھائی حضرت صفوان بن بیضاء بھی غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 318، صفوان بن بیضاء، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

جب آپ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اس وقت آپ کی عمر 34 سال تھی۔ غزوہ احد اور خندق اور تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ان کے تیسرے بھائی سہل مشرکین کی طرف سے غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ سہل مکہ میں اسلام لائے لیکن کسی سے اپنا مسلمان ہونا ظاہر نہیں کیا۔ قریش انہیں بدر میں ساتھ لے گئے اور پھر وہ گرفتار ہوئے تو حضرت ابن مسعود نے ان کے بارے میں گواہی دی کہ میں نے انہیں مکہ میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اس پر وہ آزاد کر دیئے گئے پھر مدینہ میں ان کی وفات ہوئی اور آپ کا اور حضرت سہیل کا جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں پڑھایا۔

حضرت سہیل بن بیضاء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے سفر میں انہیں سواری پر پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا اے سہیل! اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یوں فرمایا تو ہر مرتبہ حضرت سہیل نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ۔ یہاں تک کہ لوگوں نے بھی جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے مراد ہے۔ اس پر جو لوگ آگے تھے وہ آپ کی

طرف لپکے اور جو پیچھے تھے وہ بھی آپ کے قریب ہو گئے۔ یہ بھی لوگوں کو بلانے کا، متوجہ کرنے کا انداز تھا۔ جب لوگ اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں تو ایسے شخص پر اللہ آگ کو حرام کر دے گا۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد3، صفحہ 162 تا163، سھل بن بیضاء القرشی، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)، (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد3، صفحہ 176، سھیل بن السمط، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)، (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد3، صفحہ 317، سھیل ابن بیضاء، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

اب یہ تاریخ کی کتاب ہے اور یہ مسلمان پڑھتے ہیں کہ یہ مسلمان ہونے کی بھی ایک تعریف ہے لیکن ان کے عمل اس کے خلاف ہیں اور اس بات پر جو ان کے فتوے ہیں وہ بھی ان باتوں کے خلاف ہیں۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی شراب نہ ہوتی تھی سوائے تمہاری فضیخ یعنی کھجور کی شراب کے۔ یہی وہ شراب تھی جس کو تم فضیخ کہتے ہو۔ کہتے ہیں مَیں ایک دفعہ کھڑا ابوطلحہ اور فلاں فلاں کو شراب پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کیا تمہیں خبر پہنچی ہے؟ کہنے لگا کیا خبر؟ اس نے کہا کہ شراب حرام کی گئی ہے۔ وہ لوگ جن کو یہ شراب پلا رہے تھے حضرت انس کو کہنے لگے کہ انس یہ مٹکے انڈیل دو۔ کہتے تھے پھر انہوں نے اس شخص کی خبر دینے کے بعد اس شراب سے متعلق پوچھا اور نہ کبھی اس کو دوبارہ پیا۔

(صحیح البخاری کتاب التفسیر، باب انما الخمر والمیسر ......حدیث 4617)

ایک حکم آیا اور اسکے بعد ایسی اطاعت تھی کہ دوبارہ پھر اس شراب کا ذکر بھی نہیں ہوا۔ ایک دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابوطلحہ کے ساتھ حضرت ابودجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء تھے جو اس وقت شراب پی رہے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاشربۃ، باب من رأی ان لا یخلط البسر......حدیث 5600)

غزوہ تبوک سے واپسی پر 9 ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور ان کی نماز جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں پڑھائی اور وفات کے وقت ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد3، صفحہ 317، سھیل ابن بیضاء، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد سے گزارا جائے یعنی کہ مسجد میں لایا جائے تاکہ وہ بھی ان کی نماز جنازہ پڑھ لیں۔ لوگوں نے حضرت عائشہ کی اس بات کو اوپرا جانا کہ یہ عجیب بات کر رہی ہیں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ لوگ کتنی جلدی بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں ہی پڑھی تھی۔

(مترجم صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد، حدیث 1603، جلد4، صفحہ 135 از نور فاؤنڈیشن)

انکا خیال تھا کہ کھلی جگہ پر پڑھنی چاہئے تو اس کی اصلاح حضرت عائشہؓ نے فرمائی کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔

حضرت طفیل بن حارث ایک صحابی تھے۔ حضرت طفیل اپنے بھائی حضرت عبیدہ اور حضرت حصین کے ساتھ غزوہ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔

(اسد الغابۃ، جلد2، صفحہ 466، طفیل بن الحارث، دار الفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طفیل بن حارث کی مؤاخات حضرت منذر بن محمد اور بعض روایات کے مطابق حضرت سفیان بن نسر سے قائم فرمائی۔ حضرت طفیل کی وفات ستر سال کی عمر میں 32 ہجری کو ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد3، صفحہ 38، الطفیل بن الحارث، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی حضرت ابوسلیط اُسَیرہ بن عمروؓ ہیں۔ اُسَیرۃ بن عمروان کا نام تھا اور کنیت ابوسلیط تھی اور ابوسلیط کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد عمرو بھی ابوخارجہ کنیت سے معروف ہیں۔ بدر اور دیگر غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔

(اصحاب بدر از قاضی محمد سلیمان منصور پوری، صفحہ 131، مکتبہ اسلامیہ 2015ء)

آپ خزرج کی شاخ عدی بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد ابوخارجہ عمرو بن قیس بھی صحابی تھے۔

(صحابہ کرام کا انسائیکلو پیڈیا از ڈاکٹر ذوالفقار کاظم، صفحہ 508، ابوسیلط اسیرۃ بن عمرو، بیت العلوم لاہور)

جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ کے بیٹے عبداللہ نے آپ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا اور اس وقت دیگیں چڑھی ہوئی تھیں جن میں گدھے کا گوشت پک رہا تھا تو ہم لوگوں نے ان دیگوں کا الٹ دیا۔

(اسد الغابۃ، جلد5، صفحہ 156، ابوسلیط الانصاری، دار الفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)

حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاری ایک صحابی تھے۔ ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا۔ غزوۂ بدر اور احد میں یہ شریک ہوئے۔ (اصحاب بدر از قاضی محمد سلیمان منصور پوری، صفحہ 136، مکتبہ اسلامیہ 2015ء)

جیسا کہ بتایا قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تعلق تھا۔ غزوہ بدر اور بعض دوسرے غزوات میں بھی ان کی شرکت کی روایات ملتی ہیں۔

(صحابہ کرام کا انسائیکلو پیڈیا از ڈاکٹر ذوالفقار کاظم، صفحہ 450، ثعلبۃ بن حاطب انصاری، بیت العلوم لاہور)

حضرت اُمامہ باھلی بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر یہ عرض کی کہ اے اللہ کے رسول اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے مال عطا کرے۔ آپؐ نے اس پر فرمایا کہ افسوس کی بات ہے کہ بہت تھوڑے ہیں جو شکر کرتے ہیں اور مال کو سنبھالنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ دعا نہیں کی کچھ دیر کے بعد پھر وہ آئے اور عرض کی کہ دعا کریں مجھے مال عطا ہو جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تیرے لئے میرا اسوۂ حسنہ کافی نہیں ہے جو مال کی خواہش کر رہے ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میں پہاڑ کو کہوں کہ وہ میرے لئے سونے اور چاندی کا بن جائے تو ایسا ہی ہو جائے لیکن آپؐ نے کہا میں ایسا نہیں کرتا۔ مال سے زیادہ رغبت نہیں رکھنی چاہئے۔ پھر تیسری دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پھر اسی طرح عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے دعا کریں کہ مجھے مال عطا ہو۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ ثعلبہ کو مال عطا کر دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان کی چند بکریاں تھیں اور اس کے بعد اس میں اتنی برکت پڑی اور اس طرح وہ بڑھیں جس طرح کیڑے مکوڑے بڑھتے ہیں۔ اور پھر یہ ہوا کہ ان کو سنبھالنے کے لئے انہوں نے ظہر عصر کی نمازوں پر بھی مسجد میں آنا چھوڑ دیا اور وہیں پھر پڑھنے لگے۔ اَور زیادہ بڑھ گئیں تو جمعہ پہ بھی نہیں آتے تھے۔ جمعہ پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کا احوال پوچھا کرتے تھے تو ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثعلبہ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ اس کے پاس بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ ہے کہ پوری وادی بھری ہوئی ہے اس لئے ان کو سنبھالنے میں وقت لگ جاتا ہے، وہ نہیں آتے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بڑے افسوس کا اظہار کیا۔ تین دفعہ افسوس کا اظہار کیا۔ پھر جب زکوٰۃ کی آیات نازل ہوئیں تو آپ نے زکوٰۃ لینے کے لئے دو آدمیوں کو بھیجا۔ یہ لوگ جب ثعلبہ کے پاس گئے تو انہوں نے کچھ بہانہ بنایا اور زکوٰۃ نہیں دی۔ انہوں نے کہا اچھا میں سوچتا ہوں۔ تم لوگ باقی جگہوں پہ زکوٰۃ لینے جا رہے ہو، وہاں سے ہو کے واپس آؤ۔ یہ لوگ اور جگہوں پر گئے اور دوسری جگہ جہاں گئے تھے ایک شخص نے اپنے بہترین اونٹوں میں سے زکوٰۃ دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے بہترین تو نہیں مانگا تھا انہوں نے کہا نہیں ہم اپنی خوشی سے دے رہے ہیں۔ بہرحال یہ ایک لمبا قصہ ہے اور انہوں نے زکوٰۃ نہیں دی اور زکوٰۃ اکٹھی کرنے والے جو لینے کے لئے گئے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر جب یہ رپورٹ دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت یہ آیات اتریں کہ وَمِنۡھُمۡ مَّنۡ عٰھَدَ اللّٰہَ لَئِنۡ اٰتٰنَا مِنۡ فَضۡلِہٖ اور پھر یہ وَبِمَا کَانُوۡا یَکۡذِبُوۡنَ (التوبہ 75-77) تک سورۃ توبہ کی پچھتر سے ستتر تک آیات ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ثعلبہ کا ایک عزیز بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بات سن کر وہ ثعلبہ کے پاس گیا اور کہا اے ثعلبہ تجھ پر افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں فلاں فلاں آیت نازل کی ہے۔ ثعلبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر عرض کرنے لگا کہ مجھ سے زکوٰۃ قبول کی جائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اب تجھ سے وصول کرنے کا اللہ تعالیٰ نے مجھے منع کر دیا ہے۔ چنانچہ واپس ناکام و نامراد گیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں وہ زکوٰۃ لے کے آئے حضرت ابوبکرؓ نے بھی قبول نہیں کی۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں آئے انہوں نے بھی قبول نہیں کی کہ جس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں کیا میں کس طرح قبول کر سکتا ہوں۔ پھر حضرت عثمانؓ جب خلیفہ بنے تو ان کے پاس آکر کہنے لگے میری زکوٰۃ قبول کریں تو یہ قبول نہیں کی گئی اور حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ہی ان کی وفات ہو گئی۔ (اسد الغابۃ جلد1 صفحہ 326-325، ثعلبۃ بن حاطب، دار الفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)

اب یہ واقعہ جو ہے یہ ساتھ ایک طرف بدری صحابہ کے بارے میں ہے کہ وہ جنت میں جانے والے ہیں۔ دوسری طرف زکوٰۃ قبول نہ کرنے کے بارے میں یہ ایک لمبی روایت چل رہی ہے۔ میرے دل میں بھی خیال پیدا ہوا تھا اس کو سن کے، پڑھ کے، آپ لوگوں کے دلوں میں بھی ہوا ہو گا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ لگتا ہے کہ یہ روایت غلط ہے، کسی اور کے بارے میں ہو گی۔ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھی اس کو اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر یہ صحیح ثابت ہو جائے کہ کسی صحابی سے زکوٰۃ لینے کا اور نہ لینے کا یہ واقعہ اس طرح ہی ہوا تھا، تو پھر اس قصہ والی شخصیت کے بارے میں میرے خیال میں اسے حضرت ثعلبہ کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہو گا کیونکہ آپ بدری صحابی تھے اور بدری صحابہ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے کھلا بخشش کا اعلان فرمایا ہوا ہے اور ان میں منافقت اور کسی قسم کی کمزوری نہیں ہو سکتی تھی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی یہ لکھتے ہیں کہ ابن قلبی کے قول سے اس بات میں فرق یقینی ہو جاتا ہے کہ بدری صحابی احد میں شہید ہو گئے جس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابن مردویہ نے عطیہ کی سند سے بحوالہ ابن عباس مذکورہ آیت کے متعلق اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے جو فرماتے ہیں کہ ایک شخص تھا جسے ثعلبہ بن ابی حاطب کہا جاتا تھا وہ انصار میں سے تھا ان کی ایک مجلس میں آکر کہنے لگا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے نوازے پھر، یہ سارا طویل قصہ جو بیان ہے بیان کیا۔ یہ ثعلبہ بن ابی حاطب ہے اور بدری صحابی کے متعلق سب کا اتفاق ہے کہ وہ ثعلبہ بن حاطب ہیں اور یہ روایت پایہ ثبوت تک پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو لوگ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھے ان میں سے کوئی مسلمان بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ نیز وہ ایک حدیث قدسی ہے کہ اللہ

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے“
(ملفوظات، جلد5، صفحہ 92)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ (سورۃ البقرۃ:46)
اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

تعالیٰ نے اہل بدر سے فرمایا جو چاہے کرو، مَیں نے تمہاری مغفرت کر دی۔ تو یہ لکھتے ہیں کہ جس کا یہ مرتبہ ہوا سے اللہ تعالیٰ دل میں نفاق کا بدلہ کیسے دے گا؟ دل میں اگر نفاق ہے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ جنت میں جانے کا بدلہ ملے۔ پھر لکھتے ہیں کہ اور جو کچھ نازل ہوا اس کے متعلق کیسے نازل ہوسکتا ہے جس کے دل میں نفاق ہو! لہٰذا یہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہ اس شخصیت کے علاوہ ہیں۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 1، صفحہ 516 تا 517، ثعلبۃ بن حاطب، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

یعنی حضرت ثعلبہ جو تھے وہ نہیں تھے یہ اَور تھے۔ یہ پہلے شہید ہو گئے تھے۔ اور جس کا ذکر ہے وہ ثعلبہ بن ابی حاطب ہے۔ اب نام ملتے جلتے ہیں اس لئے یہ غلط فہمی ہوئی۔ اس لئے ثعلبہ بن حاطب اور ثعلبہ بن ابی حاطب دو مختلف شخصیتیں ہیں۔ پس یہ غلط فہمی کسی بدری صحابی کے بارے میں کبھی نہیں ہوسکتی کہ انہوں نے کوئی ایسی حرکت کی ہوگی۔ اللہ جزا دے علامہ ابن حجر عسقلانی کو کہ انہوں نے بھی اس مسئلہ کو بڑا کھول کے بیان کر دیا اور اس بدری صحابی پہ جو الزام لگ رہا تھا ان کی اس تاریخی روایت سے ہی ان کی بریت ثابت ہوگئی۔

پھر ایک صحابی حضرت سعد بن عثمان بن خلدۃ انصاری ہیں۔ بعض کے نزدیک ان کا نام سعید بن عثمان ہے۔ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ ان اشخاص میں سے ہیں جن کے پاؤں جنگ احد میں اکھڑ گئے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کی معافی کو قرآن کریم میں نازل فرمایا۔ آپ حضرت عقبہ کے بھائی تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حَرَّہ کے مقام پر بئر اِہاب پر تشریف لائے جو ان دنوں آپ کی یعنی کہ ان صحابی کی ملکیت تھا جہاں آپ اپنے بیٹے عبادہ کو چھوڑ گئے تھے تا کہ وہ لوگوں کو پانی پلائیں۔ حضرت عبادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پہچان پائے۔ جو چھوٹے بیٹے تھے۔ بعد میں جب حضرت سعد آئے تو عبادہ نے آنے والی شخصیت کا حلیہ بیان کیا تو حضرت سعد نے کہا کہ یہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کو تم نے پہچانا نہیں۔ جاؤ جا کے ملو ان سے، فوری دوڑ کے جاؤ پیچھے۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا دی۔ حضرت سعد بن عثمان کی 80 سال کی عمر تھی جب ان کی وفات ہوئی۔

(اصحاب بدر از قاضی محمد سلیمان منصور پوری، صفحہ 148، سعد بن عثمان، مکتبہ اسلامیہ 2015ء)، (اسد الغابۃ، جلد 2، صفحہ 263، سعید بن عثمان، دارالفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)، (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 58، سعد بن عثمان بن خلدۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

پھر ایک صحابی حضرت عامر بن امیہ ہیں۔ حضرت ھشام بن عامر کے والد تھے۔ بدر میں شامل تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ قبیلہ بنو عدی بن نجار میں سے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 389، عامر بن امیہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ھشام بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے احد کے شہداء کو دفنانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وسیع قبر کھودو اور دو یا تین کو ایک قبر میں اتار دو۔ فرمایا کہ جس کو قرآن زیادہ آتا ہو اسکو پہلے اتارو۔ حضرت ھشام بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد عامر بن امیہ کو دو آدمیوں سے پہلے قبر میں اتارا گیا۔ (سنن الترمذی، ابواب فضائل الجہاد، ماجاء فی دفن الشھداء، حدیث 1713)

حضرت عامر کے بیٹے ھشام بن عامر ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ عامر کیا خوب شخص تھا۔ لیکن آپ کی پھر نسل نہیں چلی۔

(اسد الغابۃ، جلد 3، صفحہ 12، عامر بن امیۃ، دارالفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)

حضرت عمرو بن ابی سرح ایک صحابی تھے اور واقدی نے ان کا نام معمر بن ابی سرح بیان کیا ہے۔ قبیلہ بنو حارث بن فہر میں سے تھے۔ ابوسعید ان کی کنیت تھی۔ تیس ہجری کو مدینہ منورہ میں حضرت عثمانؓ کے دور میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے بھائی حضرت وہب بن ابی سرح مہاجرین حبشہ میں سے تھے۔ دونوں بھائی غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ غزوۂ احد اور غزوۂ خندق اور دیگر مشاہد میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ انکی نسل کوئی نہیں چلی۔ (اسد الغابۃ، جلد 3، صفحہ 724 تا 725، عمرو بن ابی سرح، دارالفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)

مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو حضرت کلثوم بن ہدم کے مکان پر آکر قیام کیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 318، معمر بن ابی سرح، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پھر حضرت عصمہ بن حصین ایک صحابی تھے جو قبیلہ بنو عوف بن خزرج سے تھے۔ ان کے بھائی ھُبَیل بن وبرۃ اپنے دادا وبرۃ کی طرف منسوب ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی بدر میں شامل ہوئے تھے۔ بعض نے آپ کے بدر میں شامل ہونے سے اختلاف کیا ہے۔

(اصحاب بدر از قاضی محمد سلیمان منصور پوری، صفحہ 177، عصمہ بن الحصین، مکتبہ اسلامیہ 2015ء)

لیکن بہر حال بعض نے لکھا ہے کہ شامل ہوئے۔

حضرت خلیفہ بن عدیّ۔ ان کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ان کا نام بعض نے خَلیفہ بن عدی لکھا اور بعض نے عُلَیفہ بن عدیّ۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد دونوں میں شریک تھے۔ عُلَیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عمرو بن مالک بن علی بن بیاضہ اصحاب بدر میں سے تھے۔

(اسد الغابۃ، جلد 1، صفحہ 710 تا 711، خلیفۃ بن عدی، دارالفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)، (اصحاب بدر از قاضی محمد سلیمان منصور پوری، صفحہ 179، علیفۃ بن عدی، مکتبہ اسلامیہ 2015ء)

غزوۂ بدر سے پہلے مشرف با اسلام ہوئے اور سب سے پہلے غزوۂ بدر میں شریک ہوکر بدری صحابی ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ غزوۂ احد کے بعد ان کا نام پردۂ اخفاء میں چلا جاتا ہے، ظاہر نہیں ہوتا، مزید کوئی معلومات نہیں ان کے بارے میں، اور حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں منظر عام پر آتا ہے۔ بڑا لمبا عرصہ ان کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں، پھر علیؓ کے عہد خلافت میں پیش آنے والی تمام لڑائیوں میں یہ حضرت علیؓ کے ساتھ شریک ہوئے اور وفات کے سال کے بارے میں بھی سیرت کی کتابوں میں کچھ نہیں ملتا۔

(حبیب کبریاؐ کے تین سو اصحاب از طالب الہاشمی، صفحہ 221، خلیفۃ بن عدی، القمر انٹر پرائز زلاہور 1999ء)

حضرت معاذ بن ماعص کی واقعہ بئر معونہ میں شہادت ہوئی۔ ان کے والد کا نام ناعص بھی بیان ہوتا ہے۔ ان کا تعلق خزرج قبیلہ زرقی سے تھا۔ بعض روایت کے مطابق آپ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے موقعہ پر شہید ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق آپ غزوۂ بدر میں زخمی ہو گئے تھے اور کچھ عرصہ بعد اسی زخم کی وجہ سے وفات پا گئے تھے۔ (اسد الغابۃ، جلد 5، صفحہ 196، معاذ بن ماعص، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

آپ کے ساتھ آپ کے بھائی عائذ بن ماعص بھی غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

(اسد الغابۃ، جلد 3، صفحہ 147، عائذ بن ماعص، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

صلح حدیبیہ کے بعد جب عُیَینہ بن حصن نے غطفان قبیلہ کے ساتھ جنگل میں چرنے والی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں پر حملہ کیا اور حفاظت پر مامور ایک شخص کو قتل کر کے اونٹنیوں کو ہانک کر لے گیا اور شہید ہونے والے شخص کی بیوی کو بھی اٹھا کر لے گیا تب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپؐ نے آٹھ سواروں کو دشمن کے تعاقب میں بھیجا۔ ان آٹھ سواروں میں حضرت معاذ بن ماعص بھی شامل تھے۔

اس موقع پر ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان آٹھ سواروں میں حضرت ابوعیاش بھی شامل تھے۔ بھیجنے سے پہلے آپ نے حضرت ابوعیاش سے فرمایا کہ تم اپنا گھوڑا کسی اَور کو دے دو جو تم سے اچھا شہسوار ہے۔ ابوعیاش نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں ان سب سے بہتر شہسوار ہوں۔ کہتے ہیں یہ کہہ کر ابھی میں پچاس گز ہی چلا تھا کہ گھوڑے نے گرا دیا۔ ابوعیاش کہتے ہیں کہ اس پر میں بہت زیادہ فکر مند ہوا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اگر تم اپنا گھوڑا کسی اور کو دے دو تو بہتر ہے جبکہ میں کہہ رہا تھا کہ میں ان سب سے بہتر ہوں۔ پھر بنو زریق کے لوگوں کا خیال ہے کہ اسکے بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیاش کے گھوڑے پر معاذ بن ماعص یا عائذ بن ماعص کو سوار کر دیا۔

(تاریخ الطبری، جلد 3، صفحہ 113، 115، غزوۃ ذی قرد، دارالفکر بیروت 2002ء)، (سیرت ابن ہشام، صفحہ 486، باب غزوہ ذی قرد، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

حضرت سعد بن زید الاشھلی ایک صحابی تھے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو عبد الاشھل سے تھا۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ بیعت عقبہ میں بھی شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ہاتھ بنو قریظہ کے قیدی بھیجے تھے۔ آپ نے ان کے بدلے میں نجد میں گھوڑے اور ہتھیار خریدے تھے۔

(اسد الغابۃ، جلد 2، صفحہ 217 تا 218، سعد بن زید بن مالک، دارالفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)

روایت ہے کہ حضرت سعد بن زید نے ایک نجرانی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں دی تھی۔ آپؐ نے وہ تلوار حضرت محمد بن مسلمہ کو عنایت کر دی اور فرمایا تھا کہ اس سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور جب لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگیں تو اس کو پتھر پر دے مارنا اور گھر میں گھس جانا

(اسد الغابۃ، جلد 2، صفحہ 216، سعد بن زید الاشھلی، دارالفکر النشر والتوزیع بیروت 2003ء)

یعنی کسی بھی قسم کے فتنہ اور فساد میں شامل نہیں ہونا۔

اللہ کرے کہ ان باتوں پر عمل کرنے والے آجکل وہ مسلمان بھی ہوں جو ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور دنیا میں امن قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ہمیں بھی نیکیاں کرنے اور قربانیاں کرنے اور اخلاص و وفا کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

اِتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ البقرہ: 279)

اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

Prop. AFZAAL A SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (سورۃ البقرہ: 187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

احمدیہ مسلم جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ دنیا میں جہاں بھی ہم نے مساجد قائم کی ہیں جولوگ ان مساجد میں عبادت کرتے ہیں، وہ دیگر شہریوں سے ہمدردی، محبت اور خلوص میں پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتے ہیں

اگر ہماری مساجد کسی بات پر احمدیوں کو اُکساتی ہیں تو انتہا پسندی یا دہشت گردی نہیں بلکہ صرف بنی نوع انسان کی خدمت پر اور اس بات پر اُکساتی ہیں کہ ہم اپنے دل دیگر لوگوں کیلئے کھولیں

مسجد بیت العافیت (فلاڈلفیا) کی افتتاحی تقریب کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

18/اکتوبر 2018ء (بروز جمعرات)

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت العافیت'' (فلاڈلفیا) میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے بذریعہ FAX اور ای میل آنے والے خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ نیز حضورانور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت العافیت'' تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ آج شام فیملی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ چھ بجے حضورانور اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا آغاز ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 58 فیملیز اور 12/احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح آج مجموعی طور پر 292/افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی افراد نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج فلاڈلفیا کی جماعت کے علاوہ بوسٹن، روچسٹر، ولنگبر و اور لائبیریا کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز نے بھی شرف ملاقات پایا۔ ان جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز تین صد میل سے زائد کا فاصلہ پانچ سے چھ گھنٹوں میں طے کرکے پہنچے تھے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پاکستان سے ہجرت کرکے یہاں آئے تھے اور اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل رہے تھے۔ ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں جو چند لمحے گزارے وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا اور ان کی تکالیف اور پریشانیاں راحت وسکون میں بدل گئیں۔

ایک نوجوان ذیشان طارق صاحب نے بتایا کہ مَیں دو سال قبل پاکستان سے ہجرت کرکے فلاڈلفیا امریکہ آیا تھا۔ میری پہلے کبھی بھی خلیفہ وقت سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ ملاقات سے قبل ایک بیتابی اور گھبراہٹ تھی۔ جونہی میں حضورانور کے دفتر میں داخل ہوا تو حضورانور کے نورانی چہرہ پر نظر پڑتے ہی سب بے چینی اور گھبراہٹ دور ہوگئی اور مجھے ایک سکون مل گیا۔

ایک خاتون روبینہ صاحبہ جو اپنے بچوں کے ہمراہ تھیں، کہنے لگیں کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ملاقات کا حال بیان کروں۔ پیارے آقا کو اپنے سامنے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے مجسم نور آسمان سے اُتر آیا ہے۔ ملاقات کے یہ مبارک لمحات اتنی جلدی گزر گئے کہ دل چاہتا تھا کہ یہ لمبے ہوجائیں اور ہم زیادہ وقت حضور کے قرب میں گزاریں۔

ایک نوجوان داؤد احمد بٹ صاحب جو چار ماہ قبل پاکستان سے فلاڈلفیا پہنچے تھے کہنے لگے کہ یہ میری زندگی میں حضورانور کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ پاکستان میں یہی سوچا کرتا تھا کہ شاید زندگی میں کبھی خلیفہ وقت سے مل نہ سکوں گا لیکن آج جب میں نے حضورانور کو دیکھا تو یوں لگا کہ کھلی آنکھوں سے ایک خواب دیکھ رہا ہوں۔ حضورانور نے مجھے ایک قلم بھی عطا فرمایا۔

ایک دوست محمد اسلم صاحب جو دو سال قبل پاکستان سے ہجرت کرکے فلاڈلفیا امریکہ پہنچے ہیں اپنی فیملی کے ساتھ حضورانور سے ملے۔ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کیلئے الفاظ نہیں پاتا کہ اُس نے ہمیں ہماری زندگی میں یہ مبارک دن دکھایا اور ہمیں حضور کا دیدار اور قرب نصیب ہوا۔

ایک چوبیس سالہ نوجوان کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اس سے بات نہیں ہورہی تھی۔ کہنے لگا کہ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں بیان کرسکوں کہ میں نے آج کیا پایا۔ میرا ایک خواب تھا جو آج اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے پورا کردیا۔

عمر شریف صاحب ایک افریقن امریکن احمدی ہیں۔ موصوف چار سال قبل سُنی مکتبہ فکر سے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ حضورانور سے ملاقات کو الفاظ میں ڈھالا نہیں جاسکتا۔ حضورانور سے مل کر یوں احساس ہوتا تھا کہ جیسے حضورانور ایک شفیق باپ کی طرح اپنے روحانی بچوں سے مل رہے ہیں۔ ملاقات سے قبل ایک گھبراہٹ تھی لیکن جیسے ہی ہم حضورانور کے دفتر میں داخل ہوئے اور حضورانور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو ساری گھبراہٹ اور بے چینی دور ہوگئی۔

ایک دوست نمیر بھٹی صاحب کہنے لگے کہ آج میری فیملی کی پہلی ملاقات تھی۔ جب حضورانور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو آنکھیں چہرہ سے ہٹتی نہیں تھیں۔ ملاقات سے باہر آکر ان پر کپکپی طاری تھی اور کہنے لگے کہ میرا جسم کانپ رہا ہے۔ ان کی اہلیہ جو پاکستان سے آئی تھیں بیان کرنے لگیں کہ خلیفہ وقت سے ملاقات ہم اکثر پاکستانیوں کے لئے محض ایک خواب ہے لیکن آج میرے لئے یہ خواب حقیقت میں بدل گیا۔ حضورانور سے مل کر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میری زندگی ہی بدل گئی ہے۔

نداء عاقل صاحبہ جو پانچ سال قبل شادی کرکے پاکستان سے آئی تھیں، کہنے لگیں کہ آج ہماری پہلی ملاقات تھی۔ حضورانور کا پُرنور چہرہ دیکھ دل کی ایک ایسی حالت ہوئی کہ جو کہنا چاہتی تھی وہ بھول گئی۔ بس حضورانور کے چہرہ کو ہی دیکھتی رہی۔ حضورانور میرے نانا جان ماسٹر ولی اللہ خان صاحب کو جانتے تھے۔ دوران ملاقات میری بیٹی کی طرف دیکھ کر حضورانور نے فرمایا کہ یہ دو سال کی ہے؟ عموماً لوگ سمجھتے ہیں کہ بیٹی کی عمر ابھی کم ہے۔ لیکن ہم حضورانور کی اس بات سے حیران ہوگئے کیونکہ آج ہی ہماری بیٹی دو سال کی ہوئی ہے۔ حضورانور نے ازراہِ شفقت میری بیٹی کو دو سال کا ہونے پر دو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ایک افریقن امریکن دوست عبدالودود ہاچر صاحب نے بیان کیا کہ انہوں نے تین سال قبل خلیفہ وقت کے ہاتھ پر لندن میں بیعت کی تھی۔ آج اپنی فیملی کے ہمراہ ان کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ دوران ملاقات حضورانور سے عرض کیا کہ اگر شادی میں میاں بیوی میں بعض دفعہ ناچاقیاں پیدا جائیں تو ان کو کیسے دور کیا جائے تو اس پر حضورانور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی اچھائیوں پر نظر رکھیں اور خامیوں سے صرفِ نظر کریں تو ناچاقیاں پیدا ہی نہیں ہوتیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت العافیت'' میں تشریف لاکر نمازِ مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

19/اکتوبر 2018ء (بروز جمعہ)

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 15 منٹ پر مسجد 'بیت العافیت' (فلاڈلفیا) میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضورانور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا یہ دن اس لحاظ سے بھی ایک تاریخی دن ہے کہ امریکہ کے علاقہ فلاڈلفیا کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔ اس سے قبل امریکہ کے مشرقی حصہ واشنگٹن DC، Harrisburg اور مغربی علاقہ لاس اینجلیز سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ MTA پر Live نشر ہوچکے ہیں۔

مسجد 'بیت العافیت' کا افتتاح

نمازِ جمعہ میں جماعت فلاڈلفیا کے علاوہ امریکہ کی دوسری مختلف جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے اور طویل سفر طے کرکے شامل ہوئے۔ شامل ہونے والوں میں ایک تعداد ایسی بھی تھی جو تین سے ساڑھے تین ہزار میل کا سفر طے کرکے آئی تھی۔ نمازِ جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد چار ہزار سات صد سے زائد تھی۔ آج کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے بھی انتہائی اہمیت کا حامل دن تھا کہ فلاڈلفیا کی اُس سرزمین سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ساری دنیا میں Live نشر ہورہا تھا اور یہاں کی پہلی مسجد ''بیت العافیت'' کا افتتاح ہورہا تھا جہاں سے امریکہ میں فروری 1920ء میں احمدیت کا آغاز ہوا تھا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ کے حکم پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب امریکہ کے پہلے مبلغ کے طور پر 15/فروری 1920ء کو فلاڈلفیا کے ساحل پر اُترے تھے تو اُس وقت کی حکومت نے آپ کو قید کردیا تھا۔ اُس وقت آپ کو قید کئے جانے پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا:۔

امریکہ ہمیں ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ امریکہ میں ایک دن لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔

آج حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے ذریعہ اس سرزمین سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا نہ صرف سارے امریکہ میں بیک وقت گونجی بلکہ اس سرزمین سے لا الٰہ الا اللہ کی صدا کل عالم میں گونجی جہاں سے اس آواز کو روکا گیا تھا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

پروگرام کے مطابق 1 بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت العافیت تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ 1/نومبر 2018ء کے شمارہ میں شائع ہوچکا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ 1 بجکر 50 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بیرونی احاطہ میں خواتین کی مارکیز میں بھی تشریف لائے۔ تعداد زیادہ ہونے کے باعث خواتین کیلئے علیحدہ مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔ حضورانور نے تمام خواتین کو السلام علیکم کہا۔ یہاں بھی خواتین حضورانور کی زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ بعد ازاں حضورانور ازراہِ شفقت خواتین کی کھانا کھانے والی مارکی میں تشریف لے گئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ اسکے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فلاڈلفیا کے میئر اور کانگریس مَین کی ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فلاڈلفیا شہر کے میئر James Kenney صاحب اور کانگرس مین Hon. Dwight Evans صاحب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ میئر نے مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دی اور کہا کہ بڑی خوبصورت مسجد بنی ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ معاشرہ میں ہمیں مل جل کر

اکٹھا رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کے ساتھ رواداری دکھانی چاہئے۔حضورانور نے میئر کا شکریہ ادا کیا اور دریافت فرمایا کہ آپ کے کام کرنے کا سسٹم کیا ہے اور میئر کتنے عرصہ کیلئے منتخب ہوتا ہے۔اس پر میئر نے عرض کیا کہ انکے تحت 17 کونسلرز ہیں جو اپنے اپنے ایریا میں کام کرتے ہیں اور میئر دو ٹرم کیلئے منتخب ہوسکتا ہے۔ایک ٹرم چار سال کی ہوتی ہے۔پہلی ٹرم 2021ء میں ختم ہوگی۔

میئر نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ گوئٹے مالا میں اپنا ہسپتال کھول رہے ہیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔اس طرح آپ انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔

کانگرس مین Dwight Evans صاحب نے عرض کیا کہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور آج آپ سے ملاقات اور آپ کے پروگرام میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔موصوف نے کہا کہ میں حکومت کی ایگریکلچر کے بارہ میں کمیٹی کا ممبر ہوں۔زراعت کی بہت اہمیت ہے۔ ہر کوئی کھانا پینا پسند کرتا ہے اور اس کی ہمیشہ بہت ضرورت رہتی ہے۔حضورانور نے زراعت کے حوالہ سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ نیز سمندر کے ذریعہ ٹریڈ کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ کس طرح ہوتی ہے۔ پورٹ بزنس کیسا ہے۔اس پر کانگرس مین نے عرض کیا کہ ہمارا یہاں کا ٹریڈ نیویارک کی نسبت چھوٹا ہے۔ ہماری خصوصیت یہ ہے کہ ہم آنے والے جہازوں کو جلدی فارغ کردیتے ہیں۔

حضورانور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ فلاڈلفیا سے کانگرس میں دو کانگرس مین کی نمائندگی ہوتی ہے۔یہ ملاقات 5 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔

پریس کانفرنس

اسکے بعد پروگرام کے مطابق پریس کانفرنس ہوئی جس میں الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا کے درج ذیل صحافی حضرات جرنلسٹ اور نمائندگان شامل ہوئے۔

☆ Religious News (RNS) Service یہ ادارہ 1934ء سے قائم ہے، ان کے ایک سینئر صحافی اور ادارہ کی سوشل میڈیا کی مینیجر نے پریس کانفرنس میں شرکت کی ☆TV نیوز چینلز CBS 3 Philadelphia کے معروف رپورٹر نے شرکت کی

☆Metro US Philadelphia، فلاڈلفیا کا یہ چوتھا بڑا اخبار ہے، اس اخبار کے نیوز ایڈیٹر اور سینئر صحافی نے شرکت کی ☆State Broadcast News (یہ ادارہ آڈیو، ویڈیو اور تصویری صحافت کیلئے مواد تیار کرتا ہے اور دوسرے ادارے اس مواد کو لے کر آگے استعمال کرتے ہیں) اس ادارہ کے فلاڈلفیا اور نیوجرسی کے علاقہ کے ایڈیٹر نے شرکت کی ☆ Philadelphia Daily News، یہ اخبار فلاڈلفیا کے بڑے اخبارات میں دوسرے نمبر پر ہے، اس کے کالم نگار نے شرکت کی

☆Philadelphia Tribune، یہ اخبار امریکہ میں شائع ہونے والا سب سے پرانا افریقن امریکن اخبار ہے۔اسکے نمائندہ نے شرکت کی ☆ Freelance Journalists۔ دو آزاد پیشہ ور صحافی جن کے مضامین مختلف اخبارات میں شائع ہوتے ہیں، انہوں نے بھی اس پریس کانفرنس میں شرکت کی۔

☆ایسے مسلمانوں کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں کہ جو اسلام کے نام پر انتہا پسندی پھیلاتے ہیں، حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جو کچھ بھی میں کہتا آیا ہوں وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے اور اسلام لفظ کا مطلب ہی امن ہے۔ پس اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہوئے ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتا تو یہ اُس کا اپنا رویہ ہے اور اُس کا اپنا عمل ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو صرف اپنے بارے میں اور اپنی جماعت کے بارے میں کہہ سکتا ہوں۔ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: پھر آپ لوگوں کا ایسے رویوں پر کیا ردِ عمل ہے؟اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات پھیلاتے ہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرسکتے۔ہم صرف اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ ہم احمدی مسلمان ہیں۔آپ لوگ ہم سے کوئی ایسا رویہ نہیں دیکھیں گے۔ ہم صرف انہیں سمجھانے کی کوشش کرسکتے ہیں اگر وہ سمجھ جائیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات تو صرف محبت، پیار اور امن کا پرچار کرتی ہیں۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ فلاڈلفیا کے لوگوں کو اس مسجد اور اس مسجد میں آنے والوں کے حوالہ سے کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر اس حوالہ سے تفصیل سے بات کروں گا۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس علاقہ میں مسجد بنانے کی کیا اہمیت ہے؟اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جہاں کہیں بھی ہماری جماعت قائم ہے، ہم وہاں مسجد بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ایک مذہبی جماعت کے لئے عبادت کرنے کی جگہ اشد ضروری ہے۔خوش قسمتی سے ہمیں یہاں پر ایک اچھی جگہ میسر آگئی ہے۔اگر ہمیں ڈاؤن ٹاؤن میں بھی جگہ ملتی تو ہم نے وہاں بنالینی تھی۔ ہم نے اب یہاں فلاڈلفیا شہر کے اندر مسجد بنائی ہے، اس جگہ کا انتخاب کرنے میں کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔ یہاں ہمیں اچھی قیمت پر اچھی زمین مل گئی ہے، اس لئے ہم نے یہاں مسجد تعمیر کرنے کا انتخاب کیا۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ یہاں فلاڈلفیا میں پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں۔آپ نے کوئی مقامی کھانا کھایا ہے؟اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا: میرے لوگوں نے مجھے اس حوالہ سے بتایا ہی نہیں کہ یہاں کوئی خاص مقامی کھانا ہے۔ انہیں چاہئے تھا کہ مجھے بتاتے۔ اگر آپ کوئی خاص چیز تجویز کرتے ہیں تو میں کوشش کروں گا۔ مجھے مختلف کھانے چیک کرنے کا شوق ہے۔

اس پر سوال کرنے والے نے عرض کی کہ میں Cheese Steak تجویز کروں گا۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

☆ایک صحافی نے سوال کیا کہ احمدیہ جماعت کو یہاں امریکہ اور باقی دنیا میں کیا چیلنجز در پیش ہیں؟اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آجکل لوگ اپنے خالق کو بھلاتے جارہے ہیں۔ہم ایک مذہبی جماعت ہیں۔احمدیہ جماعت کے بانی نے فرمایا تھا کہ میں دو اہم مقاصد لیکر آیا ہوں۔ پہلا یہ کہ لوگ اپنے خالق کو پہچانیں اور دوسرا یہ کہ لوگ ایک دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔تو یہاں امریکہ اور باقی دنیا میں ہمارے چیلنجز یہی دونوں مقاصد ہیں۔

☆سوال کرنے والے نے عرض کی کہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ پیغام ہے کہ ہمیں اکھٹے مل کر رہنا چاہئے۔ مذہب کا معاملہ انسان کے دل کے ساتھ ہوتا ہے اور اسلام اور قرآنِ کریم بڑے واضح انداز میں کہتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔تو جب اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں تو بطور انسان مل جُل کر رہنا چاہئے اور باہمی پیار، محبت اور ہم آہنگی کو فروغ دینا چاہئے۔

☆ایک خاتون صحافی نے سوال کیا کہ آپ امریکہ میں اگلی چند دہائیوں میں احمدیہ مسلم جماعت کی کیا ترقی ہوتی دیکھ رہے ہیں؟اس حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم تو ہمیشہ پُر امید رہتے ہیں۔ مذہبی جماعتوں کی بڑھوتی بہت آہستہ ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ بالآخر ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم بنی نوع انسان کو اپنے خالق کے حقوق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف لیکر جائیں۔ یہ وہ پیغام ہے جو کوئی بھی عقل رکھنے والا مسترد نہیں کرسکتا تاہم اس پیغام کو ماننے میں لوگوں کیلئے بعض دیگر رکاوٹیں حائل ہیں۔لیکن یہ پیغام بڑے وسیع پیمانے پر ان معنوں میں تسلیم کیا جاچکا ہے کہ اس پیغام کو سراہا جارہا ہے۔

یہ پریس کانفرنس ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہی۔

آج ''مسجد بیت العافیت'' کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے ملٹی پرپز ہال میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس تقریب میں مختلف جماعتوں سے آنے والے جماعتی عہدیداران کے علاوہ 176 غیر مسلم اور غیر احمدی مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں درج ذیل احباب شامل تھے:

- فلاڈلفیا کے میئر Hon. James Kenny
- انگرس مین Hon. Dwight Evans
- Mr. Tifaany Chang Lawson (موصوف ایشین پسیفک امریکن افیئرز کے حوالہ سے گورنر Tom Wolf کمیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں)
- Mr. Sharif Street سٹیٹ سینیٹرز پنسلوینیا
- Mr. Keven Boyle (ممبر ہاؤس آف ریپرزنٹیٹو پنسلوینیا)
- Mr. Al-Taubenberger سٹی کونسل مین فلاڈلفیا
- Mrs. Jannie Blackwell سٹی کونسل وومین فلاڈلفیا
- کونسل مین Mr. Curtis Jones
- کونسل وومین Mrs. Maria Quiones Sanchez
- کونسل مین Mr. Derek Green
- پروفیسر Istvan Varkonyi (Phd) موصوف پریذیڈنٹ آف ٹمپل یونیورسٹی کے نمائندہ کے طور پر آئے تھے
- پروفیسر Heidi Grunwald (Phd) Co-Director ٹمپل یونیورسٹی سنٹر فار پبلک ہیلتھ لاء ریسرچ
- Mr. Brian Goedde کالج پروفیسر، کمیونٹی کالج فلاڈلفیا
- Judge Harry Schwartz
- Pastor Dr. Reverend John L. Payne

علاوہ ازیں ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء، جرنلسٹ، میڈیا کے نمائندے، تھنک ٹینک، سیکیورٹی کے اداروں کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

پریس کانفرنس کے بعد ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے۔

مسجد 'بیت العافیت' فلاڈلفیا کی افتتاحی تقریب

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبداللہ ڈِبا صاحب مبلغ سلسلہ فلاڈلفیا نے کی اور بعد ازاں انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری امورِ خارجہ یو ایس اے نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

☆اسکے بعد فلاڈلفیا شہر کے آنریبل میئر جیمز کینی Hon. James Kenney نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔موصوف نے اپنے ایڈریس کا آغاز 'السلام علیکم' کے ساتھ کیا۔موصوف نے کہا: آج شام اس اہم تقریب میں دعوت پر میں آپ کا بہت شکرگزار ہوں اور احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد کے شاندار افتتاح میں شمولیت میرے لئے باعثِ فخر ہے۔ نیز امام جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہنا بھی میرے لئے بہت باعثِ مسرت ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے مقامی لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنکی محنت سے مسجد کی یہ خوبصورت عمارت تعمیر ہوئی۔ مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی فلاڈلفیا کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ اب آپ کے پاس ایک خوبصورت جگہ ہے جہاں آپ لوگ اپنی عبادت کرسکتے ہیں۔ فلاڈلفیا شہر کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مذہبی آزادی اس شہر کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ یہ شہر اسی بنیاد پر تعمیر کیا گیا تھا کہ ہمارا تعلق بے شک مختلف قوموں اور نسلوں سے ہو لیکن یہ شہر ہر ایک کو خوش آمدید کہے گا۔

میئر نے اپنے ایڈریس میں کہا: جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ فلاڈلفیا میں بہت سے مذاہب کے لوگ اپنے اپنے عقائد پر عمل کرتے ہیں اس لئے یہ مسجد ہمارے معاشرہ کو جس میں مختلف قسم کے لوگ رہتے ہیں مزید مستحکم کرے گی۔اس مسجد کا افتتاح ہماری یکجہتی اور ہم آہنگی کی علامت ہے۔مسلمان امریکی ثقافت کا ایک بہت اہم حصہ ہیں۔ اس وقت ہمارے ملک کے جو حالات ہیں ان کے پیشِ نظر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ فلاڈلفیا شہر میں سارے مسلمان قابلِ عزت و احترام ہیں اور وہ یہاں محفوظ ہیں۔

میئر نے کہا: میرے خیال میں یہ مسجد خدا تعالیٰ نے خود یہاں تعمیر کروائی ہے۔ ہمیں جن مسائل کا سامنا

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''قوم بننے کیلئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 ردسمبر 2014ء)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 رمئی 2015)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ہے انہیں مثبت لوگوں اور مثبت رول ماڈلز کے ذریعہ حل کیا جاسکتا ہے جو ہمارے بچوں کی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کرسکتے ہیں۔ اگر ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں، ایک دوسرے کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آئیں اور دنیا کو یہ دکھائیں کہ ہم سب ایک ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں، تو ہم اپنے مسائل کا خاتمہ کرسکتے ہیں، ہم اپنے بچوں کی تعلیم کے مسائل کا خاتمہ کرسکتے ہیں۔

اپنے ایڈریس کے آخر پر میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں فلاڈلفیا شہر کی چابی پیش کی۔

☆بعدازاں آنریبل Dwight Evans ممبر آف یو ایس کانگریس نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ یہ پنسلوینیا کے سیکنڈ ڈسٹرکٹ میں خدمت کررہے ہیں۔ جہاں مسجد بیت العافیت سمیت فلاڈلفیا کے مختلف علاقے آتے ہیں۔ یہ 2016ء میں منتخب ہوئے اور کانگریشنل بلیک کاکس کا بھی حصہ ہیں۔ اپنی تقریر میں انہوں نے کہا: یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ یہاں آج حضور انور کا فلاڈلفیا کے عظیم شہر میں استقبال کررہا ہوں۔ یہ شہر جو بہن بھائیوں جیسی محبت کا شہر ہے۔ فلاڈلفیا کی انتظامیہ کی طرف سے میں ایک مسلمان کمیونٹی کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ لوگوں کے امن کے پیغام کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ بعض امریکیوں کی جانب سے حالیہ سالوں میں اسلام کے خلاف بعض آراء سامنے آئی ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں کی اکثریت آپ کو خوش آمدید کہتی ہے۔ ہم آپ لوگوں کے ساتھ نفرت، تعصب اور تشدد کے خلاف کھڑے ہیں۔ جیسا کہ مارٹر لوتھر کنگ نے کہا تھا کہ کسی بھی جگہ ناانصافی ہونا ہر جگہ انصاف کیلئے ایک خطرہ ہے۔

موصوف نے کہا: میں نہ صرف آپ کے امن کے پیغام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں بلکہ یہ بھی کہ آپ لوگ صرف باتیں نہیں کرتے بلکہ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ annual blood drive کا پروگرام ہے اور آپ لوگوں کی ملک سے وفاداری اور امن کیلئے کوششیں ہیں۔ میں ان کاموں کی وجہ سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں میئر کی موجودگی میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ ہم آپ لوگوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ آپ ان کاموں میں تنہا نہیں ہیں۔ آخر پر میں حضور انور کو ایک مرتبہ پھر فلاڈلفیا کے اس عظیم شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

☆ گورنر آف پنسلوینیا نے اپنا پیغام ریکارڈ کروا کر نیز تحریراً بھی بھجوایا تھا اور ایفی لاسن اور جولیا پارکر کو بطور نمائندہ بھجوایا۔ انہوں نے یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ موصوفہ نے پیغام پڑھنے سے قبل عرض کیا: السلام علیکم۔ میں حضور انور کو اس عظیم شہر میں جو brotherly love and sisterly affection کی وجہ سے مشہور ہے، خوش آمدید کہتی ہوں۔ میں یہاں گورنر کا پیغام پڑھ کر سناؤں گی اور اس سے پہلے میں احمدیہ جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے اس مسجد کیلئے پنسلوینیا فلاڈلفیا کا انتخاب کیا اور اسکے علاوہ آپ ہر سال اپنا جلسہ سالانہ Harrisburg میں منعقد کرتے ہیں۔ شکریہ۔

☆اسکے بعد ایفی لاسن نے گورنر کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا: ’’احمدیہ مسلم کمیونٹی یو ایس اے کے اس پروگرام میں شمولیت کی دعوت میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میں آپ کو مسجد بیت العافیت فلاڈلفیا کے افتتاح کے موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ احمدیہ مسلم جماعت کا اتحاد اور مضبوطی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے سربراہ عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایک عالمی رہنما ہیں۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ کامن ویلتھ آف پنسلوینیا میں پہلی باقاعدہ تعمیر کی جانے والی مسجد کے افتتاح کیلئے آنے پر حضورِ انور کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کی لیڈرشپ کی جانب سے عالمی انسانی حقوق کے فروغ اور مذہبی اقلیتوں کے تحفظ اور خواتین کو بااختیار بنانے اور انہیں تعلیم دینے جیسے اقدام ایسے ہیں کہ جنہیں ہم اپنی کامن ویلتھ میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔‘‘

☆اسکے بعد جولیا پارکر نے پیغام پڑھتے ہوئے کہا: ’’میں حضور انور اور تمام احمدیہ مسلم کمیونٹی کو اسلامی تعلیمات سے لگاؤ اور امن و برداشت کا پیغام پھیلانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ فلاڈلفیا میں اس نئی مسجد کے گرد کمیونٹی کے افراد کے معیارِ زندگی بڑھانے کیلئے آپ کے اقدام بہت متاثر کُن ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کی لیڈرشپ کی نگرانی میں تعمیر کی جانے والی یہ مسجد تمام کامن ویلتھ میں امید، امن اور اتحاد کی کرن ثابت ہوگی۔

گورنر کی طرف سے اور کامن ویلتھ آف پنسلوینیا کی تمام عوام کی طرف سے میں مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ہمارے کامن ویلتھ میں امن، اتحاد اور انسانیت کے اصولوں کے فروغ کیلئے احمدیہ مسلم کمیونٹی اور شاملینِ تقریب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس یادگار موقع پر میری طرف سے نیک خواہشات قبول فرمائیں۔‘‘ (از گورنر Tom Wolf)

بعدازاں مکرم امیر صاحب یو ایس اے صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مختصراً تعارف کروایا۔ اسکے بعد 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ (حضور انور کے خطاب کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے)

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا: تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے تو میں اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے ازراہِ شفقت ہماری دعوت قبول کی اور ہمارے ساتھ اس اہم اور پُرمسرت تقریب میں شامل ہوئے جس کے ذریعہ ہم اس شہر میں اپنی مسجد کا افتتاح کررہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ زندگی کی ایک حقیقت ہے کہ بنی نوع انسان ایک ایسی مخلوق ہے جس کی بقا ایک دوسرے کے ساتھ سماجی اور باہمی تعلقات قائم کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔ رنگ و نسل اور تمدّنی و مذہبی تضادات کو بالا رکھتے ہوئے ہم بحیثیت انسان متحد ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ ہم اپنے آپ کو دوسروں سے الگ رکھنے یا صرف اپنی ہی کمیونٹی کے افراد سے تعلق رکھنے کی بجائے دوسروں کے ساتھ بات چیت کریں۔ ڈائیلاگ ہر لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ رکاوٹوں کو دور کرنے کیلئے، ایک دوسرے کو سمجھنے اور جاننے کیلئے، معاشرے کے ارتقاء اور ترقی کیلئے اور امن اور یکجہتی کی فضا پیدا کرنے کیلئے لوگوں اور مختلف کمیونٹیز کے درمیان باعزت طریق پر بات چیت کرنا نہایت اہم ہے۔ اس لئے میں آپ سب کا بہت احترام کرتا ہوں کہ آپ لوگ اپنی مصروف زندگی میں سے وقت نکال کر آج یہاں آئے۔ آپ میں سے اکثر نے مسلمان نہ ہونے کے باوجود ہماری دعوت قبول کی اور خالصتاً ایک مذہبی تقریب جسکے ذریعہ ایک مسجد کا افتتاح کیا جارہا ہے اس میں شامل ہوئے۔ اس لئے میں آپ لوگوں کے اندر ایک دوسرے کیلئے پائی جانے والی برداشت اور احترام کے اعلیٰ معیاروں کی تعریف کئے بغیر آگے نہیں جاسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں آپ کی اس تقریب میں شمولیت ظاہر کرتی ہے کہ آپ لوگ ہماری جماعت کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنے کے خواہاں ہیں وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ لوگ ہمارے مذہب کو بہتر طور پر جاننا چاہتے ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ وہ لوگ ہیں جو ادھر اُدھر کی سنی سنائی باتوں پر اندھا یقین نہیں کرنا چاہتے۔ آج کل کے افواہوں کے دور میں آپ لوگوں کی اسلام کے متعلق سچائی جاننے کی خواہش قابلِ تعریف ہے۔ میڈیا جو مسلمانوں کے بارہ میں کہتا ہے یا بعض اسلام مخالف قوتیں جس طرح اسلام کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہیں اُسے من وعن ماننے کی بجائے آپ لوگ خود یہاں دیکھنے آئے ہیں کہ اسلام کا اصل مطلب کیا ہے اور اسلام کیا تعلیمات پیش کرتا ہے، اس لئے میں آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب جماعت احمدیہ کے ماٹو یا نعرہ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ سے بخوبی واقف ہوں گے۔ یہ ماٹو کوئی نئی چیز نہیں ہے یا یہ ہماری کوئی نئی ایجاد نہیں ہے بلکہ اس نعرہ کی بنیاد اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم کی تعلیمات ہیں اور وہ تعلیمات ہیں جو بانیٔ اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں دیں۔ ابتدا سے ہی اسلام نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ باہمی عزت واحترام اور باہمی برداشت بنیادی انسانی اقدار ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی سورۃ الانعام کی آیت 109 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمان غیر مذہبی لوگوں کے بتوں کو برا بھلا نہ کہیں کیونکہ اس کے ردِّ عمل میں وہ بھی اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہیں گے۔ پس اس بات کی یقین دہانی کیلئے کہ آپس میں موجود تناؤ کو ہوا نہ دی جائے اور معاشرہ کو نفرت اور عداوت سے بچانے کیلئے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ حوصلہ اور برداشت کا مظاہرہ کریں۔ پس یہ جو اکثر اعتراض کیا جاتا ہے کہ مسلمان دوسرے مذاہب اور مذہبی شخصیات کا احترام نہیں کرتے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دراصل قرآن کریم کی تعلیمات کی بنا پر مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو دنیا کی تمام قوموں کی طرف ان کی ہدایت اور اصلاح کی غرض سے بھیجا گیا تھا۔ ہمارا تمام انبیاء کی سچائی پر پختہ ایمان ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ تمام انبیاء بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کیلئے اور اخلاقیات سکھانے کیلئے اور آزادی ضمیر، عدل وانصاف اور انسانی ہمدردی جیسی عالمی اقدار کو قائم کرنے کیلئے بھیجے گئے تھے۔ پس ان باتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم دیگر مذاہب کے پیروکاروں کا احترام نہ کریں۔ اس لئے ہم احمدی مسلمان اپنے اِس دعویٰ میں مخلص ہیں کہ ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر مزید یہ کہ ہم تمام بنی نوع انسان سے حقیقی محبت کرتے ہیں اور دوسروں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر گزشتہ سال یہاں فلاڈلفیا میں ایک مقامی یہودی قبرستان پر جب حملہ کیا گیا اور اُن کی قبروں کی بے حُرمتی کی گئی تو اس قابلِ نفرت حرکت کے بعد جماعت احمدیہ کے مقامی لوگ فوری طور پر یہودی کمیونٹی کی مدد کیلئے پہنچے اور یہودی کمیونٹی کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیا۔ ان چیزوں کے بدلہ میں ہمیں کسی انعام یا شکریہ کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ہم تو صرف اُنہی تعلیمات کی پیروی کررہے ہوتے ہیں جو ہمارے مذہب نے ہمیں سکھائی ہیں اور یہ تعلیمات یہی ہیں کہ جب دیگر مذاہب یا عقیدہ کے لوگ مشکلات میں مبتلا ہوں تو ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہوا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تمام بنی نوع انسان کے حقوق کی مکمل ضمانت دیتے ہیں تاکہ وہ بغیر کسی تعصب اور امتیازی سلوک کے اپنی زندگیاں گزار سکیں۔ جو بھی بغیر کسی تعصب کے اور مکمل ایمانداری سے اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ مذہبی آزادی ہمیشہ اسلام کا بنیادی اصول رہی ہے۔

درحقیقت عرب کے شہر مدینہ میں، جہاں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ میں سالہا سال مظالم کا سامنا کرنے کے بعد اپنے پیروکاروں کے ساتھ ہجرت کی، جو حکومت بنائی گئی اس میں اِس قسم کے pluralism اور وسعتِ قلبی کا عملی اظہار دیکھنے کو ملا۔ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیگر مذاہب کے رہنماؤں اور کمیونٹیز کے ساتھ ایک معاہدہ طے کیا جو ایک ایسے شہر میں حکومت کی بنیاد بنا جہاں مختلف قومیں آباد تھیں۔ اس معاہدہ نے اس بات کی ضمانت دی کہ معاشرے کے تمام افراد بغیر کسی ظلم کے امن کے ساتھ رہ پائیں گے اور انہیں اپنے اپنے مذاہب اور عقائد پر عمل کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہوگی۔ مزید یہ کہ اُس دور کے رسم ورواج کے مطابق ہر کمیونٹی اپنے اپنے مذہبی یا قبائلی قانون پر عمل کرنے کی پابند تھی۔ چنانچہ مسلمان اسلامی شریعت پر عمل کرتے تھے اور یہودی تورات کے قانون کے پابند تھے اور باقی کمیونٹیز اپنے اپنے عقائد اور رسوم و رواج کی پابند تھیں۔ اس وقت تمام لوگ قطع نظر مذہب و ملت کے قیامِ امن اور دوسروں کا احترام کرنے کے ذمہ وار تھے۔ اس معاہدہ نے امن کو فروغ دیا اور اس بات کو

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10راپریل 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جاسکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19رجون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

یقینی بنایا کہ بُردبار اور پُرتحمل معاشرہ قائم ہو۔ پس چودہ سو سال قبل مدینہ کے اندر ایک کثیر الجہتی اور مختلف ثقافتوں پر مشتمل معاشرہ پر مبنی ایک کامیاب حکومت چلائی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میں یہ تجویز نہیں دے رہا کہ آج معاشرے میں رہنے والے مختلف لوگوں یا قوموں کی سطح پر رائج بے شمار قوانین کو یکجا کر دیا جائے۔ بلکہ میرا پوائنٹ صرف اتنا ہے کہ ہماری اولین ترجیح یہ ہونی چاہئے کہ عالمی انسانی اقدار کو قائم کرتے ہوئے اور عدل وانصاف اور اخلاقیات کو فروغ دیتے ہوئے معاشرے میں امن کا قیام ہو۔ اس کی مزید وضاحت کے لئے قرآن کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح رنگ میں بیان فرمایا ہے کہ مذہبی معاملات میں کسی قسم کا کوئی جبر واکراہ نہیں۔ ہر ایک کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جو چاہے راستہ اختیار کرے اور مذہب ہر ایک کے دل ودماغ کا معاملہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
اسی طرح اسلام تعلیم دیتا ہے کہ مذہب و اعتقاد کے اختلاف کے باوجود ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ پرامن رہے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ کسی ایسے عمل کا حصہ نہیں ہے جو معاشرے کے امن کو خراب کرنے والا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمام افراد قانون کے پابند ہوں اور ریاست کے وفادار شہری ہوں اور اس کی ترقی اور استحکام میں حصہ ڈالنے والے ہوں۔ اگر آپ میں سے کسی کے ذہن میں اس نئی مسجد کے حوالہ سے کوئی بھی تحفظات ہوں اور یہ خدشہ رکھتے ہوں کہ مسلمان اس مسجد کو باقی معاشرے کے خلاف کسی خفیہ پلان اور سکیم کا ذریعہ بنائیں گے اور نفرت پھیلانے کا باعث بنائیں گے تو یقین رکھیں کہ ایسی کوئی بھی بے چینی رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ یقین رکھیں کہ اس عمارت سے صرف محبت، پیار اور بھائی چارہ کا پیغام پھیلے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
اس حوالہ سے میں مختصراً مسجد کی تعمیر کے مقاصد بیان کرتا ہوں۔ مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلمان اکٹھے مل کر باہمی محبت اور اتحاد کی فضا قائم کرتے ہوئے خدائے واحد کی عبادت کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ پھر مسجد کا دوسرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کا ایک مرکز قائم کیا جائے۔ ہر عبادت کرنے والے کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ معاشرے کے تمام دیگر افراد کے حقوق ادا کرے۔ چنانچہ ایک حقیقی مسجد محبت، ہمدردی اور اتحاد کا گہوارا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
احمدیہ مسلم جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ دنیا میں جہاں بھی ہم نے مساجد قائم کی ہیں، جو لوگ ان مساجد میں عبادت کرتے ہیں، وہ دیگر شہریوں سے ہمدردی، محبت اور خلوص میں پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتے ہیں۔ اگر ہماری مساجد کسی بات پر احمدیوں کو اُکساتی ہیں تو انتہا پسندی یا دہشت گردی نہیں بلکہ صرف بنی نوع انسان کی خدمت پر اور اس بات پر اُکساتی ہیں کہ ہم اپنے دل دیگر لوگوں کیلئے کھولیں۔ ہماری مساجد معاشرے میں ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنے اور بھائی چارہ پیدا کرنے کے حوالہ سے ہمارے عزم کو مزید تقویت دیتی ہیں اور معاشرے سے ہر قسم کی نفرت، انتہا پسندی اور تقسیم کو ختم کرنے میں ممد ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ شہر اپنے بھائی چارہ کی وجہ سے مشہور ہے۔ اور یقیناً ہماری یہ نئی مسجد اس بات کی علامت ہے اور ہمارے اُس عزم کا اظہار ہے کہ ہم اس شہر میں اور گردونواح میں محبت، بھائی چارہ اور ہم آہنگی پھیلانے کی خاطر پہلے سے بڑھ کر کوششیں کریں گے۔

یہ دعویٰ کرنا تو بہت آسان ہے، لیکن ہماری تاریخ ثابت کرتی ہے کہ یہ دعوے کھوکھلے نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ ہم آج تک یہی کوشش کرتے آئے ہیں کہ ہم جو تبلیغ کرتے ہیں وہ کر کے بھی دکھائیں۔ پس میں یقیناً پراعتماد ہوں کہ مقامی افراد جلد ہی اعتراف کر لیں گے کہ یہ مسجد جسے 'بیت العافیت' کا نام دیا گیا ہے جس کا لفظی معنی ہی 'حفاظت فراہم کرنے والا گھر' ہے، یہ تمام معاشرے کیلئے حقیقی امن کا باعث بنے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
اسکے علاوہ میں یہ بات بھی بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ امن کیلئے اور خدمتِ انسانیت کیلئے ہمارا عزم کلیۃً ہمارے دین اور مذہبی تعلیمات کی وجہ سے ہے۔

بانی جماعت احمدیہ نے جنہیں ہم مسیحِ موعود ومہدی معہود تسلیم کرتے ہیں دعویٰ فرمایا کہ آپؑ مسیحِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور فرمایا کہ آپؑ موسیٰؑ کے بعد آنے والے مسیحؑ کے امن پسند طریق پر عمل پیرا ہیں اور یہ اعلان فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو عظیم مقاصد دے کر بھیجا گیا ہے۔

پہلا یہ کہ بنی نوع انسان کو اپنے خالق کی طرف لے جایا جائے اور مخلوق کو خالق کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ آپ بنی نوع انسان کو توجہ دلائیں کہ وہ انسانی اقدار کا احترام کریں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ پس یہ تمام احمدی مسلمانوں کا فرض ہے، جنہوں نے مسیحِ موعود ومہدی معہود کی بیعت کی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کا کوئی موقع جانے نہ دیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جسکی ہمیں قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار ہا تعلیم دی ہے۔

سورہ نساء کی آیت 37 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
''اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔''

قرآنِ کریم کی یہ ایک آیت ہی اخلاقیات اور انسانی حقوق کے چارٹر کی ایک عظیم مثال ہے۔ یہ امن قائم کرنے کی ایک سنہری راہ اور بھائی چارہ قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیتِ کریمہ میں تلقین فرماتا ہے کہ اپنے والدین اور رشتہ داروں سے پیار اور محبت سے برتاؤ کرو۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ معاشرے کے کمزور ترین طبقہ کو ساتھ لے کر چلو اور ان کی مدد کرو، جیسا کہ یتامیٰ اور دیگر افراد جو کسی بھی طرح کسی محرومی کا شکار ہیں۔ پھر اس کے بعد ہمسایوں سے اچھا سلوک کرنے کا الگ سے خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے پیار کریں اور ان کی حفاظت کریں اور ضرورت پڑنے پر ہمہ وقت ان کی مدد کرنے کو تیار رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اسلام میں ہمسائیگی کی تعریف بہت وسیع ہے۔ اس میں صرف وہ لوگ شامل نہیں جو آپ کے قریب رہائش پذیر ہیں بلکہ دور رہنے والے بھی شامل ہیں، ساتھ سفر کرنے والے، ساتھ کام کرنے والے، ماتحت اور دیگر بہت سے لوگ بھی ہمسایہ کی تعریف میں شامل ہیں۔ درحقیقت قرآنِ کریم نے بیان فرمایا ہے کہ مسلم شہر یا قصبے میں رہنے والے تمام افراد ہی پڑوسی ہیں۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ مسلمان اپنے پڑوسیوں کے حقوق ادا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قدر ہمسایہ کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایہ کو وراثت میں بھی حقدار ٹھہرادے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
پس اگر ہم نے فلاڈلفیا میں مسجد بنائی ہے اور یہاں احمدی مسلمانوں کی ایک جماعت قائم کی ہے، تو یہ اس نیت سے کیا ہے کہ ہم اس شہر کی تعمیر وترقی میں اپنا حصہ ڈالیں اور اس شہر کے رہنے والوں کی خدمت کریں۔ اب جبکہ اس مسجد کا افتتاح ہو گیا ہے۔ اب یہاں رہنے والے تمام احمدی دیگر تمام شہریوں کو اپنا ہمسایہ سمجھیں گے اور اس بات کا ادراک کریں گے کہ ان ہمسایوں کے بہت سے حقوق ہیں اور پھر ان حقوق کی ادائیگی کیلئے اپنی بھرپور صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔ جب بھی آپ میں سے کسی کو مدد کی ضرورت پڑے گی، ہم عہد کرتے ہیں کہ جس طرح بھی ہم مدد کر سکیں ہم کریں گے۔ ہر رنج وغم کے موقع پر ہم اپنے ہمسایوں کے آنسو پونچھنے، انکی مدد کرنے اور انہیں آرام پہنچانے کیلئے تیار ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
پس مجھے یقین ہے کہ آپ یہ سب ہوتا خود دیکھیں گے۔ جہاں اس مسجد نے اس شہر میں ایک عمدہ عمارت کا اضافہ کیا ہے اس سے کہیں زیادہ یہ مسجد روحانی طور پر اس شہر میں اور گردونواح میں پیار ومحبت پھیلاتے ہوئے اس شہر اور اس معاشرے کو مزید خوبصورت کرنے کا باعث بنے گی۔ یہ مسجد بغیر کسی تفریق مذہب، رنگ ونسل کے تمام امن پسند لوگوں کیلئے روشنی اور امید کی کرن ثابت ہوگی۔

ان الفاظ کے ساتھ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ تمام لوگ جو اس شہر کے باسی ہیں، قطع نظر اس کے کہ وہ کون ہیں اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، اکٹھے مل کر معاشرے کے مشترکہ مفاد کی خاطر کام کریں گے اور حقیقی اور دیرپا امن والا معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ کہا جاتا ہے کہ فلاڈلفیا پہلا colonial شہر ہے، جس نے اس ملک میں آزادی مذہب اور آزادی عبادت کا قانون پاس کیا۔ مزید یہ کہ یہ وہ تاریخی شہر ہے جہاں Declaration of Independence پر دستخط کئے گئے تھے، پس اس شہر کی ایک قابلِ فخر تاریخ ہے۔ میری دعا ہے کہ اس شہر کے رہنے والے اپنے عظیم ماضی کا پاس کریں اور آئندہ بھی یہ تاریخی روایات آپ کی قومی علامت کے طور پر جانی جائیں۔

میری دعا ہے کہ یہ شہر ہمیشہ کیلئے آزادی مذہب کی شمع بن جائے اور اس شہر کا ہر باسی نہ صرف اس شہر میں بلکہ تمام ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور پھر تمام دنیا میں امن قائم رکھنے کیلئے اپنا کردار ادا کرنے والا ہو۔

اگرچہ ہماری تعداد یہاں تھوڑی ہے، میں یقین دلاتا ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت ہمیشہ ایسے پروگراموں کا حصہ رہے گی اور مطلوبہ مدد فراہم کرنے کیلئے تیار رہے گی۔ اللہ کرے کہ حقیقی امن تمام شہروں اور ملکوں میں غالب آ جائے۔ آخر پر میں آپ سب کا اس پروگرام میں شمولیت پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب 6 بجکر 27 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور کے خطاب کے اختتام پر مہمانوں نے دیر تک کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔ بعدازاں حضور انور نے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔ اس کے بعد ڈنر کا پروگرام ہوا۔ کھانے کے بعد مہمانوں نے باری باری حضور انور سے ملاقات کی۔ مہمان ایک قطار میں حضور انور سے ملنے آتے رہے، حضور انور گفتگو فرماتے، مہمان تصاویر بھی بنواتے۔ پھر حضور انور کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ بعدازاں حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بھولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

کلامُ الامام

''علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

''شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے''
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

جمعہ کے دن کی ایک خاص اہمیت ہے اور سوائے اشد مجبوری کے ہر عاقل بالغ مرد کو اسے پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ دعاؤں کے پڑھنے کی خاص تحریک

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 رجون 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ کی اہمیت کے متعلق کون سی حدیث بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مسلمان کو ایسا وقت ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے یا جو بھلائی اور خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے۔ نیز فرمایا کہ سوائے اشد مجبوری کے ہر عاقل کو بالغ مرد کو اسے پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبے میں کیا مضمون بیان کرنے کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میں نے سوچا کہ آج اس رمضان کے آخری جمعہ میں بعض دعائیں پڑھوں تا کہ جن کو زیادہ احساس نہیں انکو بھی پتہ لگ جائے کہ دعائیں کیا ہیں اور جماعتی طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعائیں اور مناجات پیش کریں اور پھر نماز میں مجموعی طور پر ان دعاؤں کی قبولیت کیلئے دعا بھی مانگیں۔ ان دعاؤں میں قرآن کریم کی بعض دعائیں مَیں نے لی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں شامل ہیں اور بعض عمومی دعائیں بھی ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو ان دعاؤں کے ساتھ کیا الفاظ دہرانے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض قرآنی اور مسنون دعائیں ہیں جو مَیں پڑھوں گا، جن کو یاد ہیں وہ دل میں دہراتے رہیں یا جو میرے ساتھ دل میں دہرا سکتے ہیں بیشک دہرائیں اور ہر دعا کے بعد دل میں آمین بھی کہتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں خیر و برکت کے حصول کے لیے کون سی دعا پڑھی؟

جواب حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ تلاوت فرمائی۔ اس کا ترجمہ حضور انور نے یہ بیان فرمایا کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رزق کے حصول کے لیے کون سی قرآنی دعا پڑھی؟

جواب حضور انور نے سورۃ المائدہ کی آیت اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ تلاوت فرمائی؟ ترجمہ: اَے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے دسترخوان اتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کیلئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

سوال حضور انور نے گناہوں کی بخشش اور برائیوں کے دور ہونے کے لیے کون سی دعا پڑھی؟

جواب حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ تلاوت کی۔ ترجمہ: اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکیوں کے ساتھ موت دے۔

سوال حضور انور نے دلوں کے سیدھے رہنے اور رحمت کے عطا ہونے کے لیے کون سی دعا پڑھ کر سنائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی آیت رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ پڑھی۔ ترجمہ: اَے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیک ذریت کے حصول کے لیے کون سی دعا پڑھی؟

جواب حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ پڑھی۔ ترجمہ: اَے میرے ربّ! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعا سننے والا ہے۔

سوال حضور انور نے اہل عیال کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک کے حصول کے لیے کون سی دعا پڑھی؟

جواب حضور انور نے سورۃ الفرقان کی آیت رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پڑھی: ترجمہ: اَے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اولاد کی اصلاح کے لیے کون سی قرآنی دعا پڑھی؟

جواب حضور انور نے سورۃ الاحقاف کی آیت رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۔ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پڑھی۔ ترجمہ: اَے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریّت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شیطانی وسوسوں کے بچنے کے لیے کون سی قرآنی دعا پڑھی؟

جواب حضور انور نے سورۃ المؤمنون کی آیات رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ پڑھیں۔ ترجمہ: اور تو کہہ اے میرے ربّ! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے ربّ کہ وہ وسوسے میرے قریب پھٹکیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علم کے حصول کے لیے کون سی قرآنی دعائیں پڑھیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ کی آیات رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اور رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۔ وَيَسِّرْ لِيْۤ اَمْرِيْ ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۔ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ پڑھیں۔ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا دے۔ اے میرے ربّ! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔

سوال حضور انور نے خطاؤں کی بخشش کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی دعا پڑھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا پڑھی کہ: اے اللہ میری خطائیں معاف فرما دے اور میرے سب معاملات میں میری لاعلمی، جہالت اور میری زیادتی کے شر سے مجھے بچالے اور ہر اس نقصان و شر سے بچالے جسے تُو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں بخش دے۔ میری دانستہ نادانستہ اور از راہ مزاح کی ہوئی ساری خطائیں مجھے بخش دے کہ یہ سب میرے اندر موجود ہیں۔ جو خطائیں مجھ سے سرزد ہو چکی ہیں اور جو ابھی نہیں ہوئیں اور جو مخفی طور پر مجھ سے سرزد ہوئیں اور جو کھلم کھلا میں نے کیں وہ سب مجھے بخش دے۔ تُو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے اور تُو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

سوال حضور انور نے آنحضورؐ کی کون سی ایسی دعا پڑھی جس میں آپ نے چار چیزوں سے پناہ مانگی ہے؟

جواب حضور انور نے یہ دعا پڑھی کہ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ۔ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ ۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں عاجزی اور انکساری نہیں اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو مقبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو کوئی فائدہ نہ دے۔ مَیں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ثبات قلب، حصول ہدایت اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لیے کون سی دعائیں پڑھیں؟

جواب حضور انور نے یہ دعائیں پڑھیں: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ۔ اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى ۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت اور غنیٰ مانگتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۔ اے ہمارے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی چوہدری رستم علی صاحب کو کیا دعا لکھ کر دی تھی؟

جواب حضور علیہ السلام نے یہ دعا لکھی: يَا مَنْ هُوَ اَحَبُّ مِنْ كُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ عِبَادِكَ الْمُخْلَصِيْنَ ۔ یعنی اے وہ جو ہر محبوب سے زیادہ محبت کرنے کے قابل ہے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل فرما۔ ہم تیرے گناہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہمیں بچا۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو آپ علیہ السلام نے ایک خط میں کیا دعا لکھ کر دی؟

جواب حضور علیہ السلام نے لکھا: اے میرے محسن اور میرے خدا! میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت و پُر غفلت ہوں۔ تُو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تُو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔ آمین۔"

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں میں مردوں میں، عورتوں میں قناعت پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دجّال کے فتنوں اور اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جو کسی بھی لحاظ سے کسی بھی مشکل میں گرفتار ہیں ان مشکلات سے رہائی عطا فرمائے۔ بیماروں کو شفا عطا فرمائے۔ جو لوگ سیاسی لحاظ سے یا مذہبی لحاظ سے مشکلات میں گرفتار ہیں خاص طور پر مختلف ملکوں میں جماعت کے افراد، اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور دشمنوں کے ہاتھوں کو روکے۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27؍ستمبر 2018 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضرو غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم ڈاکٹر چوہدری نصیر الدین احمد صاحب ڈینٹل سرجن (یو.کے)

25؍ستمبر 2018ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم ماسٹر عبدالرحمٰن خاکی صاحب مرحوم آف مری کے بیٹے تھے جنہوں نے 1911ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم فارسی کلام سے متأثر ہوکر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ 1960ء میں پاکستان سے Dentistry کی تعلیم مکمل کی اور یوکے شفٹ ہوگئے۔ لمبا عرصہ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب کے ساتھ کام کیا اور احمدی احباب کا علاج بھی کرتے رہے۔ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خدمت گزار، منکسر المزاج اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ بزرگوں کا بہت احترام کرتے اور انکی خدمت بجالانے کو سعادت سمجھتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم جلال الدین اکبر سعدی صاحب کے خالو تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) حمیدہ خاتون صاحبہ (میلبورن آسٹریلیا) اہلیہ محترم عبدالرشید رازی صاحب مرحوم سابق مبلغ افریقہ وفجی

19؍ستمبر 2018ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ہمراہ چھ سال تنزانیہ میں گزارے اور وہاں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ پہلے آسٹریلیا چلی گئی تھیں اور وہاں میلبورن میں اپنے بیٹے کے پاس رہائش پذیر تھیں۔ آپ بڑی صابرہ، شاکرہ اور بہت نیک مخلص، دعا گو اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ حمیدہ بشیر صاحبہ
اہلیہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم (کراچی)

20؍اگست 2018ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ کی نواسی، مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت جھنگ وملتان کی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی چھوٹی بہن تھیں۔ اپنے میاں کے ساتھ خدمت خلق اور تبلیغ کے میدان میں بھرپور معاونت کرتی رہیں۔ بہت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ 1974ء میں میاں کے ساتھ مل کر حالات کا بڑی استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور تمام خاندان کو بھی ایک لڑی میں پروکر رکھا ہوا تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ امۃ النصیر چیمہ صاحبہ
اہلیہ مکرم ایاز محمود صاحب (قادیان)

30؍اگست 2018ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم چوہدری منظور احمد صاحب درویش مرحوم کی بیٹی اور محترم غلام نبی صاحب درویش مرحوم کی بہو تھیں۔ انتہائی صابرہ، شاکرہ، ملنسار، منکسر المزاج، مہمان نواز، بنی نوع کی ہمدرد، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والی خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔ جلسہ سالانہ اور لجنہ کے دیگر پروگراموں میں آب رسانی کی ڈیوٹی سرانجام دیتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم ادریس احمد سون صاحب ابن مکرم سلطان احمد صاحب (پاک عرب سوسائٹی فیروز پور، لاہور)

21؍جون 2018ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ (آف سیالکوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہورہا ہے۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت کیا کرتے تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ غرباء اور ضرورتمندوں کی ہر ممکن مدد کرنے والے بہت باوفا اور مخلص انسان تھے۔ خدام الاحمدیہ کے دَور میں ناظم اطفال اور محاسب کے علاوہ قائد مجلس باٹا پور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں لاہور کی جماعت بھماں میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔

(5) مکرم محمد ناصر احمد صاحب
(طارق گارڈن، حلقہ واپڈا ٹاؤن، لاہور)

21؍جون 2018ء کو 59 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بہت دعا گو، جماعت کا درد رکھنے والے انتہائی مخلص انسان تھے۔ چندہ جات کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔

(6) مکرم الحاج سید اللہ بخش صاحب
(سابق صدر جماعت شموگا، کرناٹک)

30؍اگست 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے صدر جماعت شموگا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مسجد سے دُور ہونے کے باوجود مسجد پہنچ کر باجماعت نماز ادا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ قرآن مجید کی روزانہ باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ مبلغین اور مرکزی نمائندگان سے عزت واحترام کے ساتھ پیش آتے۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم سید عبداللہ صاحب بطور زعیم مجلس انصار اللہ شموگا خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(7) عزیزہ مناہل احمد، واقفۂ نو
(ابن مکرم یاور محمود صاحب، کینیڈا)

15؍ستمبر 2018ء کو وینکوور میں 23 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، حیادار اور نیک بچی تھیں۔ بیماری کے دوران اپنی پڑھائی اور جماعتی خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ تکلیف دہ بیماری میں انتہائی صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بھائی عزیزم حاشر احمد جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا‘‘

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو‘‘ (بیہقی فی شعب الایمان)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہوکر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی‘‘ (صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے...... میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9235: مَیں صوفیہ بیگم زوجہ مکرم ہارون علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار الانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 10 گرام، کان کے پھول 8 گرام، ناک کا پھول 1 گرام، انگوٹھی 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 190 گرام، حق مہر -/30,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/550 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سلیمان   الامۃ: صوفیہ بیگم   گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9236: مَیں مریم بی بی زوجہ مکرم ریکات محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار الانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1600 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال   الامۃ: مریم بی بی   گواہ: شیخ سلیمان

مسل نمبر 9237: مَیں نعیمہ بیگم زوجہ مکرم فضل الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار الانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 2 گرام، گلے کا ہار 8 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/1700 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال   الامۃ: نعیمہ بیگم   گواہ: شیخ سلیمان

مسل نمبر 9238: مَیں سارہ بی بی زوجہ مکرم Ashak Tulla صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار الانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/2000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سلیمان   الامۃ: سارہ بی بی   گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9239: مَیں نعیمہ بیگم زوجہ مکرم شیخ منیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/550 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال   الامۃ: نعیمہ بیگم   گواہ: کرامت احمد خان

مسل نمبر 9240: مَیں سعیدہ بیگم زوجہ مکرم حیدر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 10 گرام، کان کے پھول 7 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/3000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال   الامۃ: سعیدہ بیگم   گواہ: کرامت احمد خان

مسل نمبر 9241: مَیں حصارت جہاں بیگم زوجہ مکرم مبشر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/12,500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال   الامۃ: حصارت جہاں بیگم   گواہ: شیخ سلیمان

مسل نمبر 9242: مَیں کوثر بیگم زوجہ مکرم بشیر الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 4 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/7000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور الدین خان   الامۃ: کوثر بیگم   گواہ: منیر الدین خان

مسل نمبر 9243: مَیں کوثر بی بی زوجہ مکرم صفدر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کے پھول 4 گرام 24 کیریٹ، حق مہر -/2500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال   الامۃ: کوثر بی بی   گواہ: کرامت احمد خان

مسل نمبر 9244: مَیں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم منیر الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 30 گرام، کان کے پھول 15 گرام، انگوٹھی 4.5 گرام، ہاتھ کی بالیاں 6 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 200 گرام، حق مہر -/34525 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں

گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نورالدین خان　　الامۃ: شاہدہ بیگم　　گواہ: منیرالدین خان

مسل نمبر 9245: میں امۃ النور زوجہ مکرم ظفر اللہ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11؍اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کارنگ 4 گرام، گلے کی چین 10 گرام 24 کیریٹ، حق مہر -/8000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال　　الامۃ: امۃ النور　　گواہ: کرامت احمد خان

مسل نمبر 9246: میں Samsa Bibi زوجہ مکرم شیخ سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11؍اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/3000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/550 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال　　الامۃ: Samsa Bibi　　گواہ: کرامت احمد خان

مسل نمبر 9247: میں امۃ الباسط زوجہ مکرم شیخ سلیمان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16؍اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 3.500 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/30,500 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال　　الامۃ: امۃ الباسط　　گواہ: شیخ سلیمان

مسل نمبر میں زرینہ سلطانہ زوجہ مکرم محمد شکور صادق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12؍اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/25,500 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/550 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال　　الامۃ: زرینہ سلطانہ　　گواہ: محمد شکور صادق

مسل نمبر 9249: میں ڈاکٹر انارالسردار ولد مکرم عبید سردار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن نردیش کھال ڈاکخانہ فولملانچا ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25؍مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 10 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبدالراشد　　العبد: انارالسردار　　گواہ: عالم گیر خان

مسل نمبر 9250: میں افسر فاکر ولد مکرم انل فاکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 62 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن فولملانچا (باسنتی) ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25؍مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 دکان اور 10 کٹھہ زمین۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محمد عبدالراشد　　العبد: افسر فاکر　　گواہ: شہادت حسین

مسل نمبر 9251: میں عبدالودود گھارا۔ ایم۔ آئی ولد مکرم ابوبکر گھارا ایم۔ آئی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 42 سال تاریخ بیعت 2010، ساکن بالی جھانکا ڈاکخانہ دھاسہ ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20؍مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ دکان اور 7 بیگھہ زمین پر کچا مکان۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انارالسردار　　العبد: عبدالودود گھارا۔ ایم۔ آئی　　گواہ: شیخ محمد عبدالراشد

مسل نمبر 9252: میں ثمینہ معراج زوجہ مکرم محمد معراج احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن رکشا پورم (ریاست نگر) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23؍مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: سیٹ 20 گرام، چین 10 گرام، لچھا 20 گرام، کنگن 25 گرام، بالیاں انگوٹھیاں 20 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد　　الامۃ: ثمینہ معراج　　گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 9253: میں محمد زبیر احمد ولد مکرم محمد سراج احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن راج نرسمہانگر کالونی (ریاست نگر) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20؍مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/35,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد　　العبد: محمد زبیر احمد　　گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 9254: میں لبنہ کنول زوجہ مکرم محمد زبیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن راج نرسمہانگر (ریاست نگر) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20؍مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: لچھا 20 گرام، نیکلس 20 گرام، ہار 30 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: بشیر احمد   الامۃ: لبنہ کنول   گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 9255: مَیں روشنی بیگم زوجہ مکرم اقبال کاٹھات صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن گاؤں سُہاوا ضلع اجمیر صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: روشنی بیگم   گواہ: پیر محمد کاٹھات

مسل نمبر 9256: مَیں شیخ خلیل ولد مکرم شیخ یوسف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: گاؤں سہاوا ڈاکخانہ دیلواڑا تحصیل بیاور ضلع اجمیر صوبہ راجستھان، مستقل پتا: کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10 رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سلیم احمد سہارنپوری   العبد: شیخ خلیل   گواہ: پیر محمد کاٹھات

مسل نمبر 9257: مَیں عبد اللطیف ملاّ ولد مکرم رفیق ملاّ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1989، ساکن روبھی ڈاکخانہ بالی کوری تحصیل کل گاچھیا ضلع برپیٹا صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 رمارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 25 لیسا مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7138 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عبد الجلیل   العبد: عبد اللطیف ملاّ   گواہ: عبد الجبار ملاّ

مسل نمبر 9258: مَیں عائشہ بیوی زوجہ مکرم ظہیر الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن چندہ ماری ڈاکخانہ بالبالا ضلع گولپاڑہ صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31 رجنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 روتی 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مجیب الرحمن   الامۃ: عائشہ بیوی   گواہ: ظہیر الاسلام

مسل نمبر 9259: مَیں میلن اختر زوجہ مکرم عبد اللطیف ملاّ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن روبھی ڈاکخانہ بالی کوری تحصیل کل کچھیا ضلع برپیٹا صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 رمارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 آنا 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عبد الجلیل   الامۃ: میلن اختر   گواہ: عبد الجبار ملاّ

مسل نمبر 9260: مَیں جیار النساء زوجہ مکرم دلبر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن گاؤں کاہی باری ڈاکخانہ کیتن پورہ ضلع بونگائی گاؤں صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 رمارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4 آنا 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 6.5 بھری۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ناصر الدین   الامۃ: جیار النساء   گواہ: دلبر حسین

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
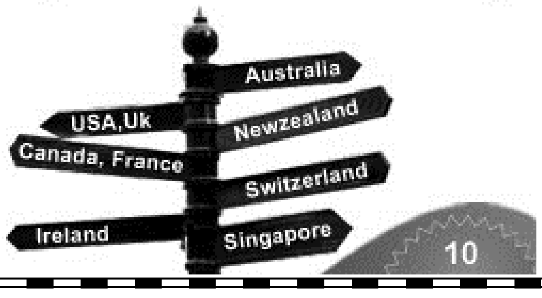

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS **نونیت جیولرز**
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

Prop. Zuber Cell : 9886083030 9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed 9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

وَسِّعۡ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ملکی رپورٹیں

قادیان میں دو مساجد کی تعمیر نو کے سلسلہ میں تقریب تنصیب یادگاری اینٹ

● قادیان کے محلہ دارالرحمت میں مورخہ 12 اپریل 1921 کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قادیان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس مسجد کے لیے ایک کنال زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان نے وقف کی تھی۔ اس مسجد کی تعمیر پر 91 سال گزرنے کے بعد پرانی عمارت خستہ حال ہو چکی تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کو اصل بنیادوں پر از سر نو بنانے کی ہدایت فرمائی تا کہ اس مسجد کی تاریخی اہمیت بھی قائم رہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین نے 26 جنوری 2016 کو حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ صحابی درویش کے نام پر اس مسجد کا نام ''مسجد رحمن'' رکھا۔ مورخہ 4 اکتوبر 2018 بروز جمعرات بعد نماز عصر اس مسجد کی تعمیر نو کے سلسلہ میں یادگاری اینٹ کی تنصیب کے لیے اسی مسجد کے صحن میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ناظم صاحب تعمیرات نے اس مسجد کا تاریخی پس منظر بیان کیا۔ بعد ازاں محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ برائے انڈیا، نیپال، بھوٹان نے دعاؤں کے ساتھ پرانی بنیادوں پر یادگاری اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں ہر سہ انجمنوں کے ممبران اور افسران صیغہ جات اور مکرم مولوی ایوب بٹ صاحب درویش قادیان نے بھی اینٹیں رکھیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر نو کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

● قادیان کے محلہ دارالبرکات میں مورخہ 28 فروری 1935 کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قادیان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور اس مسجد کا نام دارالبرکات رکھا گیا تھا۔ اس مسجد کے لیے ایک کنال زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان نے بطور عطیہ دی تھی۔ مرور زمانہ کے ساتھ مسجد کی حالت خستہ ہو چکی تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کو اصل بنیادوں پر از سر نو بنانے کی ہدایت فرمائی تا کہ اس مسجد کی تاریخی اہمیت بھی قائم رہے۔ حضور انور نے 26 جنوری 2016 کو اس مسجد کا نام ''مسجد سبحان'' رکھا۔ مورخہ 5 اکتوبر 2018 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر اس مسجد کی تعمیر نو کے لیے یادگاری اینٹ کی تنصیب کی تقریب اسی مسجد کے صحن میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ناظم صاحب تعمیرات نے اس مسجد کا تاریخی پس منظر بیان کیا۔ بعد ازاں محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ برائے انڈیا، نیپال، بھوٹان نے دعاؤں کے ساتھ پرانی بنیادوں پر یادگاری اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں ہر سہ انجمنوں کے ممبران اور افسران صیغہ جات نے بھی اینٹیں رکھیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر نو کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

جماعت احمدیہ برّہ پورہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مولانا حضرت حسن علی بھاگلپوری رضی اللہ عنہ کے نام پر تعمیر ہال کی افتتاحی تقریب

جماعت احمدیہ برہ پورہ میں حضرت مولانا حسن علی بھاگلپوری صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام پر ایک یادگاری ہال تعمیر کیا گیا جس کی افتتاحی تقریب مورخہ 21 نومبر 2018 کو بعد نماز مغرب و عشا اسی ہال میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خاکسار کی زیر صدارت ایک جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں شرکت کرنے کے لیے جماعت احمدیہ مونگیر، خانپور ملکی و جمگاؤں سے احباب و مستورات نے شرکت کی۔ نیز دہلی و کانپور سے بھی بعض افراد تشریف لائے ہوئے تھے۔ چند غیر احمدی دوست بھی ہماری دعوت پر اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی دیدار الحق صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ مکرم امتیاز احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے افتتاحی تقریر کی۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب بھاگلپور، مکرم مولانا شیخ مسعود احمد یوسف صاحب مبلغ دعوت الی اللہ بہار، مکرم سید آفاق احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد، مکرم سید اشرف احمد صاحب سیکرٹری مال اور مکرم مولانا نوید الفتح شاہد صاحب مبلغ سلسلہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم سید عبدالنقی صاحب ناظم انصار اللہ اور مکرم سید ابوالفضل صاحب برہ پورہ نے نظمیں پڑھیں۔ اختتامی خطاب میں خاکسار نے تمام احباب و مستورات کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ (محمد عبدالباقی، امیر ضلع بھاگلپور، مونگیر، بانکا، صوبہ بہار)

تیماپور میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

جماعت احمدیہ تیماپور میں مورخہ 18 نومبر 2018 بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشا مسجد حسن میں مکرم سید سلیم احمد صاحب صدر جماعت تیماپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عدنان صاحب نے کی اور نظم مکرم رفیق صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سید محمود احمد صاحب عجب شیر اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد فضل احمد شاہد، مبلغ سلسلہ تیماپور)

جماعت احمدیہ شموگہ نے یوم تبلیغ منایا

جماعت احمدیہ شموگہ کرناٹک میں مورخہ 18 نومبر 2018 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ نماز فجر، درس القرآن اور باجماعت تلاوت قرآن مجید کے بعد دعوت الی اللہ کے متعلق ایک مختصر اجلاس منعقد ہوا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ ٹھیک نو بجے تمام داعین الی اللہ تبلیغ کی غرض سے نکلے۔ شہر شموگہ اور اس کے گردونواح میں دعوت الی اللہ کے لیے سات ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں۔ ہر ٹیم میں دس افراد شامل تھے۔ پورے شہر کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔ احباب جماعت نے اپنے زیر تبلیغ دوستوں اور غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی جماعت کا پیغام پہنچایا۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ نے بھی فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں حصہ لیا۔ اسی دن بعد نماز مغرب و عشا مسجد احمدیہ شموگہ میں مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شموگہ کی زیر صدارت جلسہ یوم تبلیغ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دعوت الی اللہ کے متعلق تقاریر ہوئیں۔ تبلیغ میں شامل خدام و انصار نے اپنے تاثرات بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (مبارک احمد نسیم، سیکرٹری دعوت الی اللہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

گوہاٹی بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا بک اسٹال

جماعت احمدیہ گوہاٹی میں مورخہ 9 تا 20 نومبر 2018 بیسویں نارتھ ایسٹ بک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کی جانب سے بھی بک اسٹال لگایا گیا۔ چھ ہزار افراد نے بک اسٹال کا وزٹ کیا اور دس ہزار سے زائد لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ 6 ٹی۔ وی چینلز اور 15 اخبارات نے جماعتی بک اسٹال کو کوریج دی۔ مخالفین نے بک اسٹال کو بند کروانے کی پوری کوشش کی لیکن اللہ کے فضل سے جماعتی بک اسٹال کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔

(ظہور الحق، مبلغ سلسلہ گوہاٹی، صوبہ آسام)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔'' (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

''تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 200)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

''نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی
صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے''
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 3)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 108)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 13 - December - 2018 Issue. 50

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 ردسمبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن صحابہ کا ذکر ہوگا ان میں پہلا نام حضرت عبید بن زید انصاری کا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عجلان سے تھا غزوہ بدر احد میں انہوں نے شرکت کی۔

حضرت زاھر بن حرام الاشجعی ایک صحابی تھے یہ بھی بدری صحابی ہیں ان کا تعلق اشجع قبیلہ سے تھا۔ غزوہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ بادیہ نشینوں میں ایک آدمی تھا جن کا نام زاھر تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دیہات کی سوغاتیں ساتھ لایا کرتا تھا اور جب وہ جانے لگتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو کافی مال و متاع دے کر روانہ فرماتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ظاہر ہمارے بادیہ نشین دوست ہیں اور ہم ان کے شہری دوست ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت رکھتے تھے۔ حضرت زاھر معمولی شکل وصورت کے مالک تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ حضرت زاھر بازار میں اپنا کچھ سامان فروخت کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پیچھے سے انہیں اپنے سینے سے لگا لیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت زاھر حضور کو دیکھ نہیں پا رہے تھے انہوں نے پوچھا کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو! لیکن جب انہوں نے محسوس کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اپنی کمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے ملنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاحاً کہا کہ کون اس غلام کو خریدے گا۔ حضرت زاھر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تب تو آپ مجھے گھاٹے کا سودا پائیں گے مجھے کس نے خریدنا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک تم گھاٹے کا سودا نہیں ہو یا فرمایا اللہ کے حضور تم بہت قیمتی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ ہر شہری کا کوئی نہ کوئی دیہاتی تعلق دار ہوتا ہے اور آل محمد کے دیہاتی تعلق دار زاھر بن حرام ہیں۔

اگلے صحابی حضرت زید بن خطاب ہیں۔ آپ حضرت عمر کے بڑے بھائی تھے اور حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے سے قبل اسلام لے آئے تھے۔ یہ ابتدائی ہجرت کرنے والوں میں سے بھی تھے آپ غزوہ بدر، احد، خندق حدیبیہ اور بیعت رضوان سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی مؤاخات حضرت معن بن عدی کے ساتھ کروائی تھی۔ یہ دونوں اصحاب جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ غزوہ احد کے دن حضرت عمر نے حضرت زید کو اللہ کی قسم دے کر فرمایا کہ میری زرہ پہن لو۔ حضرت زید نے کچھ دیر کیلئے زرہ پہن لی پھر اتار دی۔ حضرت عمر نے زرہ اتارنے کی وجہ پوچھی تو حضرت زید نے جواب دیا کہ میں بھی اسی شہادت کا خواہش مند ہوں جس کی آپ کو تمنا ہے اور دونوں نے زرہ کو چھوڑ دیا۔

حضرت زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے غلاموں کا خیال رکھو اپنے غلاموں کا خیال رکھو انہیں اسی میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے جس پر تم ان کو معاف نہ کرنا چاہو تو اے اللہ کے بندو انہیں بیچ دیا کرو اور انہیں سزا نہ دیا کرو۔ جنگ یمامہ میں جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑے تو حضرت زید بن خطاب بلند آواز سے یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ساتھیوں کے بھاگ جانے پر معذرت کرتا ہوں اور مسیلمہ کذاب اور محکم بن طفیل نے جو کام کیا ہے اس سے تیرے حضور اپنی برأت ظاہر کرتا ہوں۔ پھر آپ جھنڈے کو مضبوطی سے پکڑ کر دشمن کی صفوں میں آگے بڑھ کر اپنی تلوار کے جوہر دکھانے لگے یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے۔ جب حضرت زید شہید ہو گئے تو حضرت عمر نے فرمایا اللہ زید پر رحم کرے میرا بھائی دو نیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گیا یعنی اسلام قبول کرنے میں بھی اور شہید بھی مجھ سے پہلے ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے متمم بن نویرہ کو اپنے بھائی مالک بن نویرہ کی یاد میں مرثیہ کہتے سنا تو فرمایا کہ اگر میں بھی تمہاری طرح اچھے شعر کہتا ہوتا تو میں اپنے بھائی زید کی یاد میں ایسے ہی شعر کہتا جیسے تم نے اپنے بھائی کیلئے کہے ہیں۔ تو متمم بن نویرہ نے کہا کہ اگر میرا بھائی بھی اسی طرح دنیا سے گیا ہوتا جیسے آپ کا بھائی گیا تو میں کبھی اس پر غمگین نہ ہوتا۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا کہ آج تک کبھی کسی نے مجھ سے ایسی تعزیت نہیں کی جیسی تم نے کی۔

حضرت زید بن خطاب کو ابو مریم الحنفی نے شہید کیا تھا۔ حضرت عمر نے ایک دفعہ ابو مریم سے جب اس نے اسلام قبول کر لیا تھا کہا کہ کیا تم نے زید کو شہید کیا تھا اس نے حضرت عمر سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے حضرت زید کو میرے ہاتھوں عزت بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں رسوا نہیں کیا۔ حضرت عمر نے ابو مریم سے فرمایا کہ تمہاری رائے میں اس روز جنگ یمامہ میں مسلمانوں نے تمہارے کتنے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ ابو مریم نے کہا کہ چودہ سو یا کچھ زائد۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ بئس القتل۔ کہ کیا ہی برے مقتولین ہیں یہ۔ ابو مریم نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے باقی رکھا یہاں تک کہ میں نے اس دین کی طرف رجوع کیا جو اس نے اپنے نبی اور مسلمانوں کے لئے پسند فرمایا۔ حضرت عمر ابو مریم کی اس بات سے بہت خوش ہوئے۔ ابو مریم بعد میں بصرہ کے قاضی بھی بنے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبادہ بن خشخاش۔ حضرت مجزر بن زیاد کے چچا زاد بھائی تھے۔ حضرت عبادہ بن خشخاش غزوہ بدر میں شریک تھے آپ نے قیس بن صائب کو غزوہ بدر میں قید کیا تھا حضرت عبادہ بن خشخاش غزوہ احد کے دن شہید ہوئے۔ آپ کو حضرت نعمان بن مالک اور حضرت مجزر بن زیاد کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا گیا۔

اگلے صحابی حضرت عبداللہ بن جدّ ہیں۔ ان کے والد کا نام جدّ بن قیس تھا ان کی کنیت ابو وہب تھی ان کا تعلق قبیلہ بنو سلمہ سے تھا جو انصار کا ایک قبیلہ تھا۔ حضرت معاذ بن جبل والدہ کی طرف سے بھی آپ کے بھائی تھے۔ حضرت عبداللہ بن جدّ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے یہ حضرت حارث بن اوس بن معاذ ہیں آپ قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ کے بھتیجے تھے۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اٹھائیس سال کی عمر میں غزوہ احد میں شہید ہوئے لیکن بعض دوسری روایات سے یہ پتا چلتا ہے کہ آپ غزوہ احد میں شہید نہیں ہوئے۔ حضرت حارث کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور اس حملے کے دوران آپ کے پاؤں پر زخم لگا اور خون بہنے لگا۔ حضرت حارث اپنے ہی ساتھیوں کی تلوار کی نوک لگ جانے سے زخمی ہوئے تھے چنانچہ آپ کے ساتھی آپ کو اٹھا کر تیزی سے مدینہ پہنچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن اوس کے زخم پر اپنا لعاب لگایا اور اس کے بعد انہیں تکلیف نہیں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کو کیوں قتل کیا گیا۔ اس واقعہ کی تفصیل جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھی ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ کعب کو یہ حیثیت حاصل تھی کہ تمام عرب کے یہودی اسے اپنا سردار سمجھتے تھے۔ لیکن اخلاقی لحاظ سے وہ نہایت گندے اخلاق کا آدمی تھا۔ خفیہ چالوں اور ریشہ دوانیوں کے فن میں اسے کمال حاصل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ ہجرت کی تو کعب بن اشرف نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر ان معاہدوں میں شرکت اختیار کی جو آنحضرت ﷺ نے دیگر قوموں کے ساتھ کئے۔ مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں مسلمانوں کے خلاف بغض اور عداوت کی آگ سلگنے لگی اور جنگ بدر کے بعد تو اس نے ایسا رویہ اختیار کیا جو سخت مفسدانہ اور فتنہ انگیز تھا۔ جنگ بدر کے بعد یہ مکہ گیا اور اپنی چرب زبانی اور شعروں سے قریش کے دلوں میں مسلمانوں کے انتقام کی آگ بھڑکا دی۔ اسی طرح اس نے دوسرے قبائل کو بھی مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا اور نہایت گندے اور فحش طریق پر اپنے اشعار میں مسلمان خواتین کا ذکر کیا حتی کہ خاندان نبوت کی مستورات کو بھی اوباشانہ اشعار کا نشانہ بنایا اور آنحضرت ﷺ کے قتل تک کی سازش رچ ڈالی۔ جب نوبت یہاں تک آ گئی اور کعب کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، تحریک جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازش قتل کے الزامات پایہ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیثیت مدینہ کے صدر اور حاکم اعلیٰ یہ فیصلہ فرمایا کہ کعب بن اشرف اپنی کارروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اپنے صحابیوں کو ارشاد فرمایا کہ اس کو خفیہ طریق پر قتل کر دیا جائے۔ آپ نے یہ ڈیوٹی قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہ کے سپرد فرمائی۔

جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو سب یہودی جوش میں آ گئے اور اگلے دن یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف قتل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر انکار اور لاعلمی کا اظہار نہیں کیا بلکہ آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے پھر آپ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی، تحریک جنگ، فتنہ انگیزی، فحش گوئی، سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے اور ان کو پتا لگ گیا کہ ہاں بات تو حقیقت ہے اور یہی اس کی سزا ہونی چاہئے تھی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مغربی مؤرخین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ناجائز قتل کروایا اور یہ غلط چیز تھی۔ اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں کہ آجکل کے مہذب کہلانے والے ممالک میں بغاوت اور عہد شکنی اور اشتعال جنگ اور سازش قتل کے جرموں میں مجرموں کو قتل کی سزا دی جاتی ہے تو پھر اعتراض کس چیز کا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر دوسرا سوال قتل کے طریق کا ہے کہ اس کو خاموشی سے کیوں رات کو مارا گیا تو اس کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کہتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ عرب میں اس وقت کوئی باقاعدہ سلطنت نہیں تھی۔ ایک سربراہ تو مقرر کر لیا تھا لیکن ہر شخص اور ہر قبیلہ آزاد اور خودمختار بھی تھا۔ تو ایسی صورت میں وہ کون سی عدالت تھی جہاں کعب کے خلاف مقدمہ دائر کر کے باقاعدہ قتل کا حکم دیا جاتا۔ یہود غداری کر چکے تھے۔ قبائل سلیم اور غطفان مدینہ پہ چھاپے مارنے کی تیاری کر چکے تھے ان حالات میں مسلمانوں کیلئے سوائے اس کے وہ کون سا راستہ کھلا تھا کہ خود حفاظتی کے خیال سے موقع پا کر اسے قتل کر دیتے کیونکہ یہ بہت بہتر ہے کہ ایک شریر اور مفسد آدمی قتل ہو جاوے بجائے اس کے کہ بہت سے پُرامن شہریوں کی جان خطرے میں پڑے اور ملک کا امن برباد ہو۔ اس لئے تیرہ سو سال کے بعد اسلام پر اعتراض کرنے والوں کا یہ اعتراض بودا ہے کیونکہ اس وقت تو یہودیوں نے بھی آپ کی بات سن کے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسلام کو بھی ان فتنوں سے محفوظ رکھے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہادی کو جو اسلام کی احیائے نو کیلئے آیا ہے ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad